مان اور محبت

از قلم فروا مشتاق

مکمل ناول

ہلکے سے شور کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر دیکھا۔اندھیرے سے آنکھیں مانوس ہوتے ہی وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔ یہ اسکا کمرہ تو نہیں تھا کہاں تھی وہ۔اس سے پہلے کہ وہ بدحواس ہو کر دروازے کی جانب بھاگتی.اس کی نظر سائڈ ٹیبل پہ رکھے فریم پر پڑی اسکے دماغ نے کرنٹ کی طرح اسے پیغام دیا اک اک کر کے زہن کی ساری پرتیں کھل گئیں۔اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔وہ دونوں ہاتھوں میں سر تھامے بیڈ پر ڈھے سی گئی

اوہ خدایا! یہ کیا ہو گیا میرے ساتھ

صرف چند گھنٹوں میں اس کی زندگی کیا سے کیا ہو گئی تھی۔

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیوں کیا آپ نے ایسا آپ جانتے تھے میرا کوئی بھی نہیں ہے اس دنیا میں۔ پھر بھی آپ نے مجھے دھتکار دیا۔ کیوں کیا آپ نے ایسا بابا آخر کیوں؟ آپ نے مجھے کبھی کچھ نہیں دیا میں نے آج تک گلہ نہیں کیا آپ سے لیکن اتنی بے اعتباری۔ دادا کہتے تھے کہ بیٹیاں انمول ہوتی ہیں پر آپ نے تو مجھے تنکے سے بھی ہلکا کر دیا۔ کیوں آپ کو اپنے خون پر اعتبار نہ آیا۔ پہلے ہی میری زندگی میں کونسی خوشیاں تھیں جواب یہ دیکھنا بھی باقی تھا۔ مجھے بے مول کرنے سے پہلے اک بار تو سوچا ہوتا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے گرتے جا رہے تھے۔ کیا سوچتے ہوں گے سر میرے بارے میں؟

یہ سوچ آتے ہی اس نے جھٹکا کھا کر ارد گرد دیکھا پہلی بار اسے اس شخص کا خیال آیا جو دنیا اور اس کے بیچ دیوار بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ بمشکل سہارا لے کر کھڑی ہوئی۔ نقاہت کی وجہ سے برا حال تھا۔ باہر آکر اس نے اس گھر کو دیکھا جہاں وہ موجود تھی دو کمرے، کچن، برآمدہ اور آگے چھوٹا سا صحن تھا جس کے کونے میں گیٹ لگا ہوا تھا۔ گھر چھوٹا مگر صاف ستھرا تھا۔ دھند چھٹ چکی تھی مگر سورج ابھی نہیں نکلا تھا وہ ننگے پاؤں صحن میں آکر بیٹھ گئی۔ آہ کاش یہ سب خواب ہو کوئی ڈراؤنا خواب۔ آنکھ کھلے اور سب کچھ سیٹ ہو جائے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اچانک اس کو ڈور بیل کی آواز آئی۔اک اجنبی جگہ اور دوسرا خوف کا احساس وہ اپنی جگہ پر مزید سمٹ گئی دوسری بار دستک کی بجائے کی ہول میں چابی لگنے کی آواز آئی چند سیکنڈ بعد بھاری بوٹوں کی دھمک اس کے قریب آئی وہ اس کے پاس آرکے۔اس کا سر کچھ اور جھک گیا اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھتی جس نے اسے دنیا کی نظروں میں معتبر کیا تھا۔کچھ دیر بعد وہ کمرے سے واپس آئے اور اک براؤن شال اس کی طرف بڑھائی

"اٹھ جاؤ ہنال اندر چلو باہر بہت سردی ہے"

وہ چپ چاپ اٹھ کر انکے ہمراہ اندر آگئی

"چائے "انہوں نے اک کپ اسکی طرف بڑھایا اور دوسرا خود پینے لگے

طبیعت کیسی ہے اب؟

ٹھیک ہوں۔اس نے سر ہلایا

دیٹس گڈ۔پھر کل سے یونی جانا اسٹارٹ کریں۔بہت لاس ہو چکا ہے آپکا۔

اس نے حیرت سے انہیں دیکھا وہ تو ایسے بات کر رہے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ پھر سے گویا ہوئے

"میں جانتا ہوں جو کچھ ہوا اس کو بھولنا آسان نہیں ہے لیکن آپ فی الحال ہر چیز چھوڑ کر اپنی پڑھائی پر توجہ دیں۔ آئی نو اٹ ول بی ٹف بٹ یو کین ڈو اٹ۔ ہنال جب آپ غلط نہیں ہیں تو کیوں ڈر رہی ہیں۔ لوگوں کو فیس کرنا سیکھیں۔ ہم غلط نہیں تھے یہ وقت ثابت کرے گا اللہ پہ بھروسا رکھیں۔"

نہیں میں اب آگے نہیں پڑھوں گی۔ اس نے ہلکی آواز میں کہا

"تو اسکا مطلب آپکا ضمیر مطمئن نہیں ہے۔ آپ قصوروار ہیں"؟

"نہیں ہر گز نہیں۔ وہ سب الزام ہے، سازش ہے، آپ خود گواہ ہیں اس چیز کے" اس نے تڑپ کر کہا تھا

تو پھر بزدلوں کی طرح گھر میں چھپ کر بیٹھنے کا کیا مطلب ہے؟

مگر سر۔۔۔۔

اپنی بکس سمیٹیں کل سے آپ یونی جائیں گی یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔ ہنال روتے ہوئے انہیں جاتا دیکھتی رہی۔

معظم اقبال اور شاہینہ بیگم کی لو میرج تھی۔ انکا تعلق گاؤں کے متوسط زمیندار گھرانے سے تھا جبکہ شاہینہ بیگم کے والد اک انڈسٹریلسٹ تھے۔۔ شاہینہ انکی یونی فیلو تھی۔ دونوں نے والدین کے خلاف جاکر کورٹ میرج کی تھی۔ معظم صاحب اس وقت پارٹ ٹائم میں اپنے اک کزن کے ساتھ مل کر ہوٹل چلا رہے تھے۔ اوائل دنوں میں تو سب اک خواب کی طرح لگتا۔ مگر جیسے ہی ہنال کی پیدائش ہوئی ان دونوں میں دوریاں پیدا ہونے لگیں۔ یونی کی فیس، والدین کا خرچہ، بہنوں کی ذمہ داری اور اوپر سے اپنی فیملی کے اخراجات معظم صاحب چکرا کر رہ گئے تھے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

شاہینہ لاڈوں میں پلی بڑھی تھیں۔ کم خرچہ میں گزارہ نہیں کر سکتی تھیں۔ آہستہ آہستہ ان میں تلخ کلامیاں شروع ہو گئیں۔

اس وقت ہنال تین سال کی تھی جب اک دن گھر میں بہت بڑا جھگڑا ہوا۔ بابا نے ممی پر ہاتھ اٹھایا۔ شاہینہ نے رو رو کر گھر سر پر اٹھا لیا۔ اور فوراً اپنے ڈیڈی کو فون کر دیا۔ وہ ان کی اک پکار پر دوڑے چلے آئے۔ اور شاہینہ کو ساتھ لے گئے۔

کچھ دن بعد انہیں شاہینہ کی طرف سے خلع کا نوٹس ملا۔ وہ خود اس زندگی سے تنگ آ گئے تھے مگر وہ خود اتنی چھوٹی بچی کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے تھے اور شاہینہ نے بھی اک بار ہنال کے بارے میں نہ سوچا

انہوں نے شاہینہ کو طلاق دے دی اور ہنال کو لے کر گاؤں چلے آئے۔ جہاں ان کے ماں باپ اور تین چھوٹی بہنیں تھیں۔

اماں کو انہوں نے سب کچھ بتا دیا

Do not copy or distribute without permission of the author

"آئے ہائے میں کہتی ہوں اس منحوس ماری کو بھی اس کی ماں کے پاس چھوڑ آؤ۔ یہ عذاب ہمارے سر پہ کیوں تھوپ رہے ہو جیسی ماں ویسی بیٹی"

اماں نے انکی زبانی ساری کہانی سنتے ہی سر پکڑ لیا۔ انہوں نے بے بس نظروں سے باپ کی طرف دیکھا جو ہنال کو گود میں لیے بیٹھے تھے۔ ابا نے انہیں آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی

اب چپ بھی کر جاؤ۔ کیا بگاڑ لے گی اک بچی تمہارا۔ اس کو آخر کیوں سزا ملے خون ہے یہ میرا تم نہ پالنا میں خود پال لوں گا اسکو

انکی گرجدار آواز نے آمنہ بیگم اور بیٹیوں کو چپ کر جانے پر مجبور کر دیا۔ معظم اسے باپ کے سپرد کر کے واپس چلے گئے۔ دادی اور پھوپھیوں کی لعن طعن کے باوجود جب تک دادا زندہ تھے اس کی زندگی میں سکون تھا۔ دادا نے ہی اسکا ایڈمیشن کروایا۔ دادی کا بس چلتا تو اسے زندہ دفن کر دیتیں۔ سارا دن وہ اس سے گھر کے کام کرواتیں یہی وجہ تھی کہ میٹرک کرنے سے پہلے ہی اس نے سارا کچن سنبھال لیا۔ ان گزرے پندرہ سالوں میں معظم صرف پندرہ بار ہی گاؤں آئے تھے لیکن اسے بلانا تو دور وہ اس کی طرف دیکھتے بھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں تھے کہ وہ ہو بہو اپنی ماں جیسی تھی اتنی ہی خوبصورت۔ اسے دیکھتے ہی انہیں شاہینہ یاد آجاتیں۔ دادا سے ہی اسے پتہ چلتا کہ بابا نے اپنا ہوٹل بنا لیا ہے اور انہوں نے اپنی دوست کی بہن سے شادی کر لی ہے اور یہ کہ اسکے اور بھی بہن بھائی ہیں۔ وہ سب خاموشی سے سنتی رہتی تھی۔ اس دن اسکا ایف ایس سی کا رزلٹ تھا دادا بہت خوش تھے انہیں یقین تھا وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی کامیاب ہو گی۔ لیکن وقت نے انہیں مہلت ہی نہ دی سیڑھیوں سے اترتے وقت انکا پاؤں سلپ ہوا اور وہ سیدھا نیچے جا گرے۔ مگر ہنال کی چیخیں اور بیٹیوں کی سسکیاں کوئی بھی انہیں واپس نہ لا سکیں۔ اس روز پہلی بار معظم صاحب ہنال کو گلے لگا کر بے تحاشا روئے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابا کی وفات کے بعد معظم چند دن رکے تھے اسی دوران انہوں نے ہنال پہ توجہ دی تھی۔ سارا دن ہر کسی کی ڈانٹ پھٹکار اور گالیاں سننے کے بعد بھی وہ کولہو کے بیل کی طرح جتی رہتی۔ کچھ بھی تھا آخر وہ خون تھا انکا۔ اس سب میں اسکا کیا قصور۔۔ اسے اس حالت میں دیکھ کر انکا دل کانپ گیا

CLASSIC URDU MATERIAL

غضب تو تب ہوا جب افسوس کے لیے آئی کسی عورت کے بچے نے چائے کے لوازمات کی ڈش ہاتھ مار کے الٹا دی اور بچے کا ہاتھ جل گیا اس عورت نے کھڑے کھڑے ہنال کے دو تھپڑ لگا دیئے۔

جاہل لڑکی!! تمیز نہیں سکھائی تمہیں کسی نے۔ وہ ہنال پر برس پڑی۔

معظم کا خون کھول گیا

آپکی ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں کھڑے ہو کر میری بیٹی پہ ہاتھ اٹھانے کی؟ معظم طیش میں آتے ہوئے اس عورت کے سامنے آئے۔ وہ گڑبڑا کر وضاحتیں دینے لگی

اگر آپ میں تھوڑی سی بھی عزت ہے تو نکل جائیں میرے گھر سے۔۔ اور خبردار دوبارہ یہاں آنے کی کوشش بھی کی تو۔

اے لو میاں میں نے تو دو ہاتھ لگا دیئے اور تمہاری جان نکلنے لگ گئی۔ اٹھارہ سالوں سے تمہیں بیٹی کا خیال نہیں آیا کہ وہ مر گئی ہے یا جی رہی ہے۔۔ ویسے ماں تمہاری نے اسے زندہ رہنے کے قابل تو چھوڑا نہیں۔ ارے بھاڑ میں جاؤ تم سب۔ اس عورت نے بھی حساب برابر کر دیا

معظم پاگل ہو گیا ہے تو۔گھر آئے مہمانوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے کیا۔اماں بپھر کر سامنے آئیں

اے بس بس بہن رہنے دو بڑے دیکھے تم لوگوں جیسے میں نے۔وہ بڑبڑاتی ہوئی چلی گئی۔

ہنال!!!!معظم نے اسے آواز دی

جی بابا۔

تیار ہو جاؤ بیٹا آپ میرے ساتھ چلو گی۔

کہاں ؟جواب ہنال کی بجائے اماں کی طرف سے آیا۔

لاہور۔۔انہوں نے سپاٹ لہجے میں کہا

ارے تو خود جاؤ نہ اس کو کیوں لے کر جا رہے ہو۔

اماں میں اسے یہاں مرنے کے لیے نہیں چھوڑ سکتا۔اسکی ذمہ داری ابا نے لی تھی جب ابا نہیں رہے تو میں اسے واپس لے جاؤں گا ویسے بھی اس نے بارہ پاس کر لی ہیں اب آگے تو یہاں سکول نہیں ہے ظاہر ہے پھر لاہور میں ہی پڑھے گی۔انہوں نے تحمل سے جواب دیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

توکیا ضرورت ہے اسکو اتنا سر چڑھانے کی۔۔پڑھ لکھ کر دماغ ہی خراب کرانا ہے اس نے ماں کی طرح۔اب دو بول پڑھا کر رخصت کرو اسکو۔

اماں کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ۔ابھی بہت چھوٹی ہے یہ۔

ہنال آپ اب تک یہیں کھڑی ہیں جائیں جا کر سامان پیک کریں۔انہوں نے اماں سے نظر ہٹا کر ہنال کو دیکھا۔

گھر سے جاتے وقت بھی دادی نے اسے لعن طعن ہی کی سارا رستہ وہ اور بابا اپنی سوچوں میں غلطاں رہے گھر پہنچ کر جب وہ علینہ بیگم (معظم کی دوسری بیوی) سے ملنے لگی تو انکی سخت نظروں نے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا۔

ملازمہ اسکا بیگ اسکے کمرے میں چھوڑ آئی۔

کچھ دیر بعد بابا اسکے کمرے میں آئے

بیٹا جس چیز کی ضرورت ہو بلا جھجک کہنا۔کل میں آپکا یونی میں ایڈمیشن کروا دوں گا اگر علینہ کوئی سخت بات کہہ دیں تو اگنور کر دینا۔وہ زبان کی ذرا تیز ہیں۔عرش اور آنیہ اپنی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نانی کی طرف گئے ہیں شام میں ان سے ملاقات ہو گی۔ چلو اب ریسٹ کرو۔ کچھ دن لگیں گے آپ کو سیٹ ہونے میں بٹ آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا

عرش اور آنیہ سے اسکی ملاقات ڈنر پر ہی ہوئی۔۔ وہ دونوں بہت اچھے انداز میں اس سے ملے۔ آنیہ اور وہ اک ہی کلاس میں تھیں جبکہ عرش فرسٹ ائیر میں تھا

اسکا اور آنیہ کا یونی میں ایڈمیشن ہو گیا تھا۔ آنیہ کبھی موڈ میں ہوتی تو اسے سر آنکھوں پر بٹھاتی ورنہ وہ اسے بلانا بھی گوارا نہ کرتی۔

وہ کیمسٹری میں آنرز کر رہی تھی جبکہ آنیہ بائیو کیمسٹری کی سٹوڈنٹ تھی۔ گھر کا ماحول اب بھی ویسا ہی تھا صرف عرش ہی اس سے بات کرتا بابا بھی ہفتوں اس سے بیگانہ رہتے۔ صرف یونی جا کر ہی اسے زندگی کا احساس ہوتا۔

علینہ اور آنیہ ہر وقت اس کو گھر سے نکالنے کے منصوبے بناتی رہتیں۔ ان کی کوشش ہوتی کہ معظم کو ہنال نظر بھی نہ آئے۔ معظم بھی جیسے ہنال کو یہاں لا کر بھول گئے تھے لیکن جب علینہ نے اپنے بھائی شجاعت کے لیے ہنال کی بات کی تو معظم صاحب کی سخت نظروں سے گھبرا کر وہ وضاحتیں دینے لگی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں اس کے لیے کیا اچھا ہے اور کیا برا۔

انہوں نے قطعیت سے انہیں انکار کر دیا۔

پہلے دو سمیسٹر کا رزلٹ اسکا جتنا شاندار تھا آنیہ کا اتنا ہی کمزور۔

وہ سارا دن اپنے کمرے میں پڑھتی رہتی یا پھر ٹیرس پر کھڑی سڑک پہ آنے جانے والی ٹریفک کو دیکھتی رہتی۔

کمرے سے بلاوجہ باہر جانے کی اس کو اجازت نہیں تھی۔

بقول علینہ منہ اٹھا کر ادھر اُدھر پھرنے کی بجائے اپنے کمرے میں رہا کرو۔ خوامخواہ میرا بی پی ہائی کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ اس کو بابا کے پاس تک نہ بیٹھنے دیتیں۔ اگلی بار کا رزلٹ اسکا پہلے سے بھی بہترین رہا تھا۔ اسی لیے اب آنیہ اسکو دشمن اول سمجھتی تھی اس کی ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے ٹیچرز بھی اس پر توجہ دیتے۔ وہ بہت سے اساتذہ کی فیورٹ تھی۔ ہاشم جو کہ آنیہ کا منگیتر تھا اب اکثر انکے گھر آنے لگا۔ اسی لیے علینہ اور آنیہ نے اپنی کوششیں تیز کر دیں۔

اسٹوڈنٹس آج آپکااور بائیو کیمسٹری والوں کا کمبائن پریکٹیکل ہے سو دس منٹ کے اندر آپ سب لیب میں موجود ہوں۔ کمیسٹری کے لیکچرار سر زیاد نے پوری کلاس کو متوجہ کر کے کہا۔

دس منٹ بعد دونوں کلاسز لیب میں تھیں۔ سر پریکٹیکل کا سامنا ٹیبل پر رکھ رہے تھے۔ہنال اور حفصہ آپ دونوں میری ہیلپ کرائیں۔پوری کلاس کی توجہ پریکٹیکل پر تھی سوائے آنیہ کے وہ غور سے ہنال کو دیکھ رہی تھی۔ہنال نے اچانک نظر ملنے پر چونک کر اسکو دیکھا لیکن آنیہ نے مسکراتے ہوئے اسے پریکٹیکل کرنے کا اشارہ کیا۔کچھ تھا جو اس کو کھٹک رہا تھا مگر اس نے سر جھٹک دیا۔پریکٹیکل کے بعد تمام اسٹوڈنٹس اپنی کلاس میں چلے گئے۔ سر زیاد،ہنال اور حفصہ سامان واپس رکھ رہے تھے کہ اچانک آنیہ نے آ کر کہا

سر!! حفصہ کو میڈم سمعیہ بلا رہی ہیں۔

جائیں بیٹا۔

اب لیب میں صرف ہنال اور سر زیاد تھے۔

ہنال میں نے آپکو نوٹس ای میل کیے تھے چیک کر لیے آپ نے؟

اوہ یس سر۔۔سوری میں کاپی کروانا بھول گئی۔۔میں ابھی ساری کلاس کو دیتی ہوں۔اس نے سامان سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

ٹیبل سے سارا سامان اٹھا کر اس نے سر سے اجازت لی۔

میں جاؤں سر۔۔۔

جی جائیں۔

ابھی ہنال نے ہینڈل پہ ہاتھ ہی رکھا تھا کہ باہر سے کچھ دوڑتے قدموں کی آوازیں آئیں اس نے دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ تو لاکڈ تھا

سر یہ دروازہ۔۔۔۔

اس نے بدحواس ہو کر دروازے کو دیکھا.. سر زیاد فوراً پاس آئے۔

دروازہ کھولیں، کون ہے اندر، دروازہ کھولیں باہر سے بہت سی آوازیں اک ساتھ آ رہی تھیں

اومائی گاڈ۔ان کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔

سر زیاد نے دروازہ کھولا اک ہجوم تھا جو ایچ اوڈی (حیدر صاحب) کے پیچھے لیب میں داخل ہوا تھا

سر سر ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ سب اک غلط فہمی ہے سر۔زیاد نے فوراً وضاحت کی

تو دروازہ کیوں لاکڈ تھا؟

نو سر ہر گز بھی نہیں۔۔روم کسی نے باہر سے لاک کیا ہو گا۔بلیوی سر۔آپ آپ ہنال سے پوچھیں۔ہنال بتائیں سر کو

انہوں نے فوراً ہنال کو متوجہ کیا

جی سر۔۔سر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں میں تو سامان رکھ رہی تھی کی اچانک حفصہ باہر چلی گئی جب میں جانے لگی تو روم لاک تھا سر یہ کسی کی سازش۔۔۔۔۔۔چٹاخ۔۔اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی آنیہ نے اسکے منہ پر زوردار تھپڑ مارا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

شکل مومناں کرتوت کافراں۔۔۔اس نے نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں آنیہ تم۔۔ تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے. پلیز آنیہ

اچھا تو تم کیا کر رہی تھیں سر کے ساتھ۔۔اس نے جواباً کہا۔

جسٹ شٹ اپ آنیہ آپکی ہمت بھی کیسے ہوئی یہ کہنے کی

سر زیاد کی گرجدار آواز نے کچھ دیر کے لیے سکوت طاری کر دیا

بابا۔۔۔۔آنیہ لپک کر باپ کی طرف گئی جو دروازے کے بیچ و بیچ کھڑے تھے

نہیں بابا۔۔یہ سب جھوٹ ہے الزام ہے مجھ پر۔بابا آپکو تو اعتبار ہے نہ اپنی بیٹی پر۔آپکو یقین ہے نا بابا آپ بتائیں ان سب کو کہ یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔لیکن معظم صاحب کا اک ہی تھپڑ ہنال کی زبان بند کر گیا۔

نکلی نا تم بھی اپنی ماں جیسی۔۔وہ اوندھے منہ زمین پر گری تھی

پلیز معظم صاحب یہ سب غلط ہے۔۔زیاد نے صفائی دی

تم اپنی بکواس بند کرو یہ سب تمہارا ہی کیا دھرا ہے۔معظم بغیر لحاظ کیے بول رہے تھے۔

بس معظم صاحب یہ آپ کا گھر نہیں ہے یہ جامعہ ہے۔یہ کسی کی سازش ہے۔آپکو اپنی بیٹی پر اعتبار نہیں ہو گا مگر مجھے اپنے ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس پر پورا یقین ہے۔پلیز یو مے گو ناؤ۔سر حیدر کی باتیں ہنال کو زمین میں گاڑھ گئیں تھیں۔

معظم مغلظات کہتے ہوئے واپس چلے گئے آنیہ بھی گھر میں بریکنگ نیوز دینے کے لیے ان کے ساتھ ہولی

علینہ بیگم نے ہنال کو سر حیدر اور زیاد کے ساتھ آتا دیکھ کر ہی گھر سر پر اٹھالیا۔

اب کیا لینے آئی ہو یہاں۔۔۔دفعہ ہو جاؤ میرے گھر سے۔۔ہر چیز اجاڑ دی ابھی بھی چین نہیں آیا کیا۔وہ جاہل عورتوں کی طرح چلا رہی تھیں۔

دیکھیے میڈم آپ تحمل سے میری بات سنیں

کوئی بات نہیں سننی ہم۔نے تمہاری۔آئے ہائے بے شرمی کی حد دیکھو سارے جہاں کے سامنے تذلیل کروادی اور بے شرموں کی طرح منہ اٹھا کر چلی آئی۔اے معظم میں تو کہتی ہوں اسی کے ساتھ چلتا کرواسکو۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آنیہ کی نانی بھی اپنا حصہ ڈالنا نہ بھولیں۔

بابامیں قسم کھاکر کہتی ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔وہ معظم کے پاؤں پکڑ کر بولی لیکن علینہ نے اسے بالوں سے گھسیٹ کر دور کر دیا

زیاد نے تکلیف سے آنکھیں بند کرلیں۔

چلیں سر؟انہوں نے حیدر صاحب کو مخاطب کیا

اے کدھر کو میاں! یہ جس کو لے کر آئے ہو اسکو بھی ساتھ لے کر جاؤ۔ہمارے گھر میں اسکی کوئی جگہ نہیں ہے۔نانی کو تو اسکا وجود اک منٹ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔انہوں نے ہنال کو دھکا دیا وہ سیدھا زیاد کے قدموں میں آگری

بابابابا پلیز کچھ تو کہیں۔آپکی ہنال ایسی نہیں ہے بابا۔اس نے دور بیٹھے معظم صاحب کو دیکھا جو بالکل لاتعلق تھے۔

زیاد نے جھک کر ہنال کو کھڑا کیا اور اس کے سر پر چادر ڈالی۔

سر نکاح کی تیاری کریں ارجنٹ۔زیاد نے حیدر صاحب کو مخاطب کیا

ہنال نے چونک کر زیاد کی طرف دیکھا

باباوہ دوبارہ بھاگ کر ان کے پاس آئی۔ معظم نے سر اٹھا کر اسکو دیکھا

تم جیسی اولاد سے بہتر ہے انسان بے اولاد ہی مر جائے۔

وہ جھٹکا کھا کر پیچھے ہوئی تھی۔

اب کہنے کو کچھ نہیں بچا تھا

حیدر صاحب نے فوراً گواہان اور نکاح خواں کا بندوبست کروایا۔

اگلے پندرہ منٹ میں وہ ہنال معظم سے ہنال زیاد ہو چکی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے ماؤف ذہن کے ساتھ نکاح نامے پر دستخط کیے تھے۔ نکاح کے بعد دعا کے لیے اٹھتے ہاتھوں میں بھی اس کے باپ کے ہاتھ شامل نہ تھے۔

چلیں ہنال !!اس نے غائب دماغی سے سرزیاد کو دیکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔رخصت ہوتے وقت صرف اسکی آنکھوں میں آنسو تھے۔ڈرائنگ روم سے قدم باہر رکھتے ہوئے اس نے مڑ کر معظم کو دیکھا۔اسے یقین تھا بابا اسے ضرور بلائیں گے مگر اس کا انتظار صرف انتظار ہی رہا

"علینہ گھر کو ذرا اچھے سے دھلانا اور قرآن خوانی بھی کروانا تاکہ اس منحوس کی نحوست دور ہو سکے"۔نانی ابھی بھی نشتر چلانے سے باز نہیں آئیں تھیں۔

وہ اب بھی ڈرائنگ روم کے دروازے کے بیچ و بیچ کھڑی تھی۔علینہ بیگم نے آکر اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔

"ہنال پلیز چلیں یہاں سے"۔وہ روتے ہوئے زیاد کے ہمراہ باہر آگئی۔ماں اور باپ دونوں کے ہوتے ہوئے بھی وہ بغیر دعاؤں کے رخصت ہوئی تھی۔

زیاد نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر اسے بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا۔حیدر صاحب ساتھ ہی براجمان تھے

"آئی ایم پراؤڈ آف یو"۔ حیدر صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔اس نے اک نظر انکو دیکھا پھر دوبارہ ونڈ سکرین کے پار دیکھنے لگا۔اس وقت وہ بالکل سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا۔اس نے پہلے حیدر صاحب کو اتارا۔ پھر ہنال کو گھر لے کر آیا۔اسے کمرے میں چھوڑ کر وہ خود کچن کی طرف مڑ گیا۔واپسی پہ اسکی ہاتھوں میں سینڈوچ اور چائے کی ڈش تھی۔

"اوہ مائی گاڈ!! ہنال! ہنال! آنکھیں کھولیں پلیز آنکھیں کھولیں کیا ہوا ہے آپکو"۔وہ اوندھے منہ بیڈ پر گری ہوئی تھی۔اس نے پاس پڑے گلاس میں سے چند چھینٹے اسکے منہ پر مارے مگر وہ ہوش وہواس سے بیگانہ تھی۔اس نے فوراً ڈاکٹر کو فون کیا کچھ دیر بعد ڈاکٹر گھر آیا

"اوہیلو بھائی تو نے شادی کروالی اور مجھے خبر بھی ہونے نہ دی، کونسی دشمنی نکالی تو نے میرے سے، میرے ولیمے پہ تو جی بھر کے ٹھونسا تھا تو نے"۔ڈاکٹر زید جو اسکا دوست تھا اس نے آتے ہی زیاد پر چڑھائی کر دی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"زید پلیز، لیوواٹ پہلے ہنال کو چیک کرو"۔اس نے منت بھرے انداز میں کہا۔ہنال کا پراپر چیک اپ کرنے کے بعد اس نے حیرت سے زیاد کو دیکھا

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو سب خیریت ہے نا؟زیاد نے تشویش سے پوچھا

یہ بہت زیادہ سٹریس میں ہیں۔کوئی گہرا صدمہ لگا ہے انہیں۔انجیکشن لگا دیا ہے میں نے، یہ کچھ میڈیسن ہیں جب انہیں ہوش آئے تو کھانے کے بعد دینا۔وہ اسکے ساتھ اٹھ کر باہر آگیا

خیریت تو ہے نا؟کوئی میجر مسئلہ ہے کیا؟اتنا سٹریس کس چیز کا لیا ہے انہوں نے؟ کہیں تو نے کوئی تشدد تو نہیں کیا؟؟اس نے ابرو اچکا کر زیاد کو دیکھا۔

"شٹ اپ تمہیں ایسا لگتا ہوں میں کیا؟"زیاد نے بگڑ کر کہا

تو پھر؟

یار ان کی فیملی میں کچھ ایشوز ہیں تو بس اسی وجہ سے۔

اوہ آئی سی۔تم انکا زیادہ سے زیادہ خیال رکھو۔اگر تین گھنٹے تک انہیں ہوش نہیں آتا تو ہاسپٹل لانا پڑے گا۔زیاد نے سر ہلایا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور ولیمہ ؟زید نے شرارت سے مسکرا کر اسے دیکھا

ناچاہتے ہوئے بھی زیاد کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"اف یار! ایمرجنسی میں نکاح ہوا تھا۔ولیمہ نہیں ہوا ابھی،جب ہو گا بلا لوں گا تجھے"۔

چل ٹھیک ہے پھر چلتا ہوں میں۔اللہ حافظ۔

وہ گہری سانس بھر کر واپس آیا اور بیڈ سے ٹیک لگا کر اک نظر ہنال کو دیکھا کیا کیا قیامتیں ٹوٹ پڑی تھیں اک دن میں اس پر۔آج کے سارے واقعات اک اک کر کے ذہن کے سکرین پر چل پڑے تھے۔اس نے ہر چیز کو ذہن سے جھٹک کر کتاب اٹھالی۔وہ پارٹ ٹائم میں سی ایس ایس کی تیاری کر رہا تھا فراز (بڑے بھائی) کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اسے بھی سول سروس میں جانا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دو گھنٹے بعد ہنال کو ہوش آیا

بابا۔۔۔بابا۔۔۔۔زیاد فوراً اٹھ کر اس کے پاس آئے۔بمشکل اسے اک سینڈوچ کھلا کر دوائی دی۔وہ پھر سے نیند میں چلی گئی۔اسکے دماغ کا پر سکون ہونا بہت ضروری تھا

Do not copy or distribute without permission of the author

اگلی صبح وہ اب تک دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔زیاد اسے بغیر اٹھائے تیار ہو کر یونیورسٹی چلے گئے۔

وہ ثابت کر سکتے تھے اپنی اور ہنال کی بے گناہی کو مگر کیسے۔اچانک ان کے دماغ میں کچھ کلک ہوا وہ بجلی کی سی تیزی سے روم سے باہر آئے۔ان کے قدموں کا رخ کنڑول روم کی جانب تھا۔

کیسے ہو احمد؟اس نے کنڑول روم کے انچارج کو مخاطب کیا

اللہ کا شکر ہے سر آپ کیسے ہیں؟خیریت تھی؟

ہاں اک چھوٹا سا کام تھا۔مجھے کیمسٹری لیب کی کل دن بارہ سے ایک بجے تک کی فل فوٹیج چاہیے۔انٹرانس،ایگزٹ ایوری تھنگ،لیب کے ارد گرد جتنے بھی کیمرے ہیں سب کی فوٹیج۔زیاد نے سنجیدگی سے کہا

ڈونٹ وری سر کل مل جائے گی۔احمد نے کہا

اوکے۔۔وہ کہہ کر باہر چلا گیا۔یہ آخری حل تھا اپنی اور ہنال کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے

Do not copy or distribute without permission of the author

ـ

ہلکے سے شور کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی اس نے مندی مندی آنکھیں کھول کر دیکھا۔اندھیرے سے آنکھیں مانوس ہوتے ہی وہ ہڑبڑا کرا ٹھی۔یہ اسکا کمرہ تو نہیں تھا کہاں تھی وہ۔اس سے پہلے کہ وہ بدحواس ہو کر دروازے کی جانب بھاگتی.اس کی نظر سائڈ ٹیبل پہ رکھے فریم پر پڑی اسکے دماغ نے کرنٹ کی طرح اسے پیغام دیا اک اک کر کے ذہن کی ساری پرتیں کھل گئیں۔اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔وہ دونوں ہاتھوں میں سر تھامے بیڈ پر ڈھے سی گئی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اوہ خدایا! یہ کیا ہو گیا میرے ساتھ

صرف چند گھنٹوں میں اس کی زندگی کیا سے کیا ہو گئی تھی۔

کیوں کیا آپ نے ایسا آپ جانتے تھے میرا کوئی بھی نہیں ہے اس دنیا میں۔پھر بھی آپ نے مجھے دھتکار دیا۔کیوں کیا آپ نے ایسا بابا آخر کیوں؟آپ نے مجھے کبھی کچھ نہیں دیا

میں نے آج تک گلہ نہیں کیا آپ سے لیکن اتنی بے اعتباری۔ دادا کہتے تھے کہ بیٹیاں انمول ہوتی ہیں پر آپ نے تو مجھے تنکے سے بھی ہلکا کر دیا۔ کیوں آپ کو اپنے خون پر اعتبار نہ آیا۔ پہلے ہی میری زندگی میں کونسی خوشیاں تھیں جواب یہ دیکھنا بھی باقی تھا۔ مجھے بے مول کرنے سے پہلے اک بار تو سوچا ہوتا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے گرتے جا رہے تھے۔ کیا سوچتے ہوں گے سر میرے بارے میں؟

یہ سوچ آتے ہی اس نے جھٹکا کھا کر ارد گرد دیکھا پہلی بار اسے اس شخص کا خیال آیا جو دنیا اور اس کے بیچ دیوار بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ بمشکل سہارا لے کر کھڑی ہوئی۔ نقاہت کی وجہ سے برا حال تھا۔ باہر آ کر اس نے اس گھر کو دیکھا جہاں وہ موجود تھی دو کمرے، کچن، برآمدہ اور آگے چھوٹا سا صحن تھا جس کے کونے میں گیٹ لگا ہوا تھا۔ گھر چھوٹا مگر صاف ستھرا تھا۔ دھند چھٹ چکی تھی مگر سورج ابھی نہیں نکلا تھا وہ ننگے پاؤں صحن میں آ کر بیٹھ گئی۔ آہ کاش یہ سب خواب ہو کوئی ڈراؤنا خواب۔ آنکھ کھلے اور سب کچھ سیٹ ہو جائے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اچانک اس کو ڈور بیل کی آواز آئی۔اک اجنبی جگہ اور دوسرا خوف کا احساس وہ اپنی جگہ پر مزید سمٹ گئی دوسری بار دستک کی بجائے کی ہول میں چابی لگنے کی آواز آئی چند سیکنڈ بعد بھاری بوٹوں کی دھمک اس کے قریب آئی وہ اس کے پاس آر کے۔اس کا سر کچھ اور جھک گیا اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھتی جس نے اسے دنیا کی نظروں میں معتبر کیا تھا۔کچھ دیر بعد وہ کمرے سے واپس آئے اور اک براؤن شال اس کی طرف بڑھائی

"اٹھ جاؤ ہنال اندر چلو باہر بہت سردی ہے"

وہ چپ چاپ اٹھ کر انکے ہمراہ اندر آگئی

"چائے" انہوں نے اک کپ اسکی طرف بڑھایا اور دوسرا خود پینے لگے

طبیعت کیسی ہے اب؟

ٹھیک ہوں۔اس نے سر ہلایا

دیٹس گڈ۔پھر کل سے یونی جانا اسٹارٹ کریں۔بہت لاس ہو چکا ہے آپکا

اس نے حیرت سے انہیں دیکھا وہ تو ایسے بات کر رہے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ پھر سے گویا ہوئے

"میں جانتا ہوں جو کچھ ہوا اس کو بھولنا آسان نہیں ہے لیکن آپ فی الحال ہر چیز چھوڑ کر اپنی پڑھائی پر توجہ دیں۔ آئی نواٹ ول بی ٹف بٹ یو کین ڈواٹ۔ ہنال جب آپ غلط نہیں ہیں تو کیوں ڈر رہی ہیں۔ لوگوں کو فیس کرنا سیکھیں۔ ہم غلط نہیں تھے یہ وقت ثابت کرے گا اللہ پہ بھروسا رکھیں۔"

نہیں میں اب آگے نہیں پڑھوں گی۔ اس نے ہلکی آواز میں کہا

"تو اسکا مطلب آپکا ضمیر مطمئن نہیں ہے۔ آپ قصوروار ہیں"؟

"نہیں ہر گز نہیں۔ وہ سب الزام ہے، سازش ہے، آپ خود گواہ ہیں اس چیز کے" اس نے تڑپ کر کہا تھا

تو پھر بزدلوں کی طرح گھر میں چھپ کر بیٹھنے کا کیا مطلب ہے؟

مگر سر۔۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اپنی بکس سمیٹیں کل سے آپ یونی جائیں گی یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔ہنال روتے ہوئے انہیں جاتا دیکھتی رہی۔

رات کو واپسی پر وہ ہنال کے لیے کچھ کپڑے، شوز اور بیگ لائے۔وہ کمرے میں داخل ہوئے تو ہنال بیڈ پر بیٹھی اک ہی نقطے کو دیکھ رہی تھی۔الماری بند کر کے وہ اسکی طرف پلٹے

"اٹھیں کھانا کھائیں" زیاد نے اسے مخاطب کیا

"مجھے بھوک نہیں ہے"۔اس نے آہستگی سے کہا

"رونے اور سوچنے کے لیے کھانا بہت ضروری ہے اٹھیں شاباش"۔وہ خاموشی سے اٹھ گئی۔اتنے میں زیاد ہاتھ میں ڈش تھامے کمرے میں واپس آئے۔اس نے چند حوالے کھا کر بس کر دی۔میڈیسن کھانے کے کچھ دیر بعد وہ پر سکون ہو کر سو گئی

Do not copy or distribute without permission of the author

اگلی صبح جب وہ اٹھی تو زیاد موجود نہ تھا۔اس نے نماز ادا کی اور شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہستی سے اپنے لیے آسانیوں کی دعا کی۔ نماز ادا کر کے وہ کچن میں آگئی۔زیاد غالباً جاگنگ سے واپس آیا تھا۔کچن میں کھٹر پٹر کی آواز سن کر وہ ادھر ہی آگیا۔کتنا مکمل منظر تھا۔وہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔

گڈمارننگ۔اس نے دروازے میں کھڑے ہو کر خوشگوار لہجے میں کہا

السلام علیکم۔ہنال نے چونک کر اسے دیکھا پھر سلام کیا

وعلیکم السلام۔آپکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی،میں خود کر لیتا آ کے۔

نہیں میں ٹھیک ہوں اب۔اس نے ہلکی آواز میں کہا

دیٹس گڈ۔اوکے میں فریش ہو لوں۔ابھی تو یونی سٹارٹ ہونے میں کافی ٹائم ہے۔آپ آرام سے تیار ہو جانا۔یونی کا سن کر آملیٹ پلٹتے اس کے ہاتھ لرز گئے۔

کس منہ سے جائے گی وہ وہاں۔سر کیوں نہیں سمجھ رہے اتنی زلت کے بعد بھی مجھے وہاں جانے کا کہہ رہے ہیں۔وہ آنسو پیتی ناشتے کی ٹرے سیٹ کرنے لگی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ناشتے کے بعد جب وہ کچن سمیٹ کر واپس آئی تو زیاد ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ٹائی سیٹ کر رہے تھے

"چلیں جلدی سے تیار ہو جائیں۔الماری میں آپ کے کچھ ڈریسز پڑے ہیں" لیکن وہ سر جھکائے ہاتھ مسلتی یوں ہی کھڑی رہی

میں آپ سے کچھ کہہ رہا ہوں ہنال۔زیاد نے شیشے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھا

وہ۔۔۔وہ۔۔۔سر۔۔اس سے بولا تک نہیں جا رہا تھا

زیاد سینے پر ہاتھ باندھے بالکل اس کے سامنے آ کھڑا ہوا

"یونی آپ ہر حال میں جائیں گی چھٹی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔اسکے علاوہ کچھ کہنا ہے تو کہیں ورنہ تیار ہو جائیں۔ہری اپ"

مگر میں کیسے جاؤں گی کس طرح فیس کرونگی سب کو؟اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے زیاد کو دیکھا

ہنال اگر کوئی آپکا کردار اٹھا کر چوک میں بھی ٹانگ دے ناتب بھی یقین رکھیں کہ عزت دینے اور لینے والی ذات صرف اللہ کی ہے۔اوکے۔

ناؤ پلیز وائپ یور ٹیئرز۔زیاد نے سنجیدگی سے اسے کہا

وہ بغیر کچھ کہے آنسو صاف کرتی الماری سے ڈریس نکالنے لگی۔گاڑی کا وسل سنتے ہی اس نے بیگ اٹھایا اور گھر کو لاک لگا کر آگئی۔وہ پچھلی سیٹ کی طرف بڑھی ہی تھی کہ زیاد نے فرنٹ ڈور کھول دیا۔اس نے اک نظر زیاد کو دیکھا پھر جھجک کر بیٹھ گئی

جیسے جیسے فاصلہ کٹ رہا تھا اسکا دل بیٹھ رہا تھا۔کیسے سامنا کرے گی وہ لوگوں کی نظروں کا۔کون یقین کرے گا اسکا جب اسکے سگے باپ نے ہی اسے سب کے سامنے بے مول کر دیا تھا۔آنیہ نے تو ہر کسی کو مرچ مصالحہ لگا کر بتایا ہوگا۔کس کس کو جواب دے گی وہ۔اب تک تو ساری یونی کو پتہ چل گیا ہوگا۔وہ شیشے کی طرف منہ کیے سوچ رہی تھی آنسوؤں نے پھر سے رستہ دیکھ لیا تھا۔زیاد نے ٹشو باکس سے ٹشو کھینچ کر اسکی طرف بڑھایا۔اس نے اچھنبے سے اسے دیکھا اور شرمندہ ہوتے ہوئے ٹشو پکڑ لیا۔

جب زیاد نے گاڑی روکی تو اسکا دل زور سے دھڑکا تھا سامنے یونیورسٹی کی بلند عمارت کھڑی تھی۔انہی راستوں پر وہ تین دن پہلے یہاں سے روتی ہوئی گئی تھی تب اسکی پہچان

Do not copy or distribute without permission of the author

اور مقام اور تھا آج بھی وہ انہی راستوں پر تھی مگر اب سب کچھ بدل چکا تھا۔وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔زیاد اسکے قریب آئے

"اپنا خیال رکھیے گا۔اوکے۔سی یو" وہ مرے مرے قدموں سے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف چل پڑی۔

ہنال!!!اسے اپنے پیچھے رمشا کی آواز آئی۔اس کی دل کانپ گیا۔اس نے اپنی رفتار اور تیز کر دی۔وہ اک رشتے کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔رمشا اور عروہ اسکی بیسٹ فرینڈز تھیں۔جس دن یہ واقعہ ہوا اس دن ان دونوں کی چھٹی تھی اگلے دن جب وہ آئیں تو ہر زبان پر ہنال اور سر زیاد کا تذکرہ تھا۔چاہے ساری دنیا بھی اسے غلط کہتی مگر انہیں یقین تھا ہنال ایسی نہیں ہے۔

ہنال پلیز رکو۔عروہ نے آواز دی تھی مگر اس نے کلاس میں پہنچ کر ہی دم لیا اور گرنے کے انداز میں سیٹ پر بیٹھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہنال میری جان پلیز ایسامت کرو۔ ہمیں یقین ہے تم پہ چاہے پوری دنیا بھی تمہیں غلط کہے مگر ہم جانتے ہیں یہ سب جھوٹ ہے تمہیں ٹریپ کیا گیا ہے۔رمشا نے اسے کندھوں سے تھام کر کہا اسکے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ ہنال اسکے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

پلیز ہنی بی بریو۔سب ٹھیک ہو جائیگا یار ڈونٹ وری۔ عروہ نے اسے تسلی دی

نہیں اب کچھ ٹھیک نہیں ہو گا سب کو لگتا ہے میں بد کردار ہوں۔۔اس نے روتے ہوئے کہا

لوگوں کے کہنے سے کیا ہوتا ہے اللہ کو تو پتا ہے نا کہ تم بے داغ ہو۔وہ تو جانتا ہے کہ تم بے قصور ہو۔جب اسکو پتہ ہے تو لوگوں کے کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔رمشا کی بات اس کے دل کو لگی تھی واقعی اللہ تو جانتا تھا سب کچھ۔وہ تو گواہ تھا اس کی اور زیاد کی بے گناہی کا ۔اسکے آنسو خود بخود تھم گئے تین دن میں پہلی بار اس نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

زیاد سیدھا کنٹرول روم پہنچے

احمد ہو گیا کام؟ وہ سیدھا اسکے سر پہ پہنچے

یس سر یہ لیں۔ احمد نے اک سی ڈی اس کی طرف بڑھائی۔

تھینک یو یار تھینک یو سو مچ۔

موسٹ ویلکم سر۔

آفس آکر انہوں نے فوراً سی ڈی لیپ ٹاپ میں ڈالی جیسے جیسے ویڈیو چلتی جا رہی تھی ان کے دماغ کی رگیں تن گئیں۔

اومائی گاڈ۔۔۔۔

کوئی اتنا کیسے گر سکتا ہے۔ لوگ کیوں نہیں سوچتے کہ دوسرے کے دامن پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے اپنے ہاتھ خراب ہو جاتے ہیں۔ بار بار ہنال کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آرہا تھا ۔کس طرح سہہ رہی تھی وہ یہ سب کچھ۔ انکا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔

-----

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جب وہ کلاس لینے گئے تو بہت سی لڑکیوں نے تھرڈ رو میں بیٹھی ہنال کو معنی خیز نظروں سے دیکھا مگر خلاف توقع اسکا چہرہ پر سکون تھا۔زیاد کی آدھی ٹینشن غائب ہوگئی تھی۔ لیکچر میں بھی انکا دھیان فوٹیج میں لگا رہا۔ لیکچر دے کر وہ کلاس سے باہر چلے گئے۔

زہے نصیب آج تو بڑے بڑے لوگوں کا فون آرہا ہے۔فراز نے زیاد کی کال اٹھاتے ہی کہا

-

میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں ارجنٹ۔کب تک فری ہونگے آپ ؟اسکی آواز میں کچھ تھا جو فراز کو چونکا گیا

خیریت تو ہے نا۔اس نے تشویش سے پوچھا

جی خیریت ہے۔۔

اوکے شام پانچ بجے ملتے ہیں اس نے زیاد کو ریسٹورینٹ کا نام بتایا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

چلو اٹھو کیفے چلتے ہیں۔وہ تینوں ابھی آرڈر دے کر بیٹھی تھیں کہ انہیں کچھ قہقہوں میں ہنال کا نام سنائی دیا۔

ارے وہ دیکھو وہ ہنال۔اک ٹیبل چھوڑ کر بیٹھے گروپ میں سے اک لڑکی نے انکی ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

ارے واہ یہ تو بڑی خوبصورت ہے۔ایسے ہی تو سر زیاد پاگل نہیں ہو گئے۔ان کے قہقہے ہنال کے دماغ پہ ہتھوڑے کی طرح برس رہے تھے۔وہ بھاگتی ہوئی کلاس میں آئی تھی۔ نہی لوگ کبھی نہیں بھولیں گے۔۔یہ باتیں کبھی اسکا پیچھا نہیں چھوڑیں گی چھٹی ہونے تک اس کے لبوں پر سے قفل نہیں ٹوٹا تھا۔

چھٹی ہوئے کو دس منٹ ہوئے تھے جب ہنال باہر آئی اور چپ چاپ آکر گاڑی میں بیٹھ گئی

کیسا گزرا دن؟ بالآخر زیاد نے ہی اس خاموشی کو توڑا۔

ٹھیک۔اس نے یک لفظی جواب دیا۔یونی سے انکا گھر صرف پندرہ منٹ کی ڈرائیو پر تھا۔

آپ چلیں، میں شام تک آوں گا۔دروازہ لاک کر لیجئے گا۔وہ اسے گھر چھوڑ کر واپس چلے گئے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ریسٹورینٹ پہنچ کر زیاد نے ارد گرد دیکھا۔فراز سامنے ہی تھا۔فراز نے اسے دیکھ کر ہاتھ ہلایا

خیریت تو تھی نا۔اس سے ملنے کے بعد فراز نے فکر مندی سے پوچھا۔

اس نے اول و آخر ہر چیز اس کو بتادی۔

ہمت بھی کیسے ہوئی انکی تم پر الزام لگانے کی اور تم مجھے آج بتا رہے ہو،اسی وقت فون کیوں نہیں کیا مجھے؟فراز طیش میں آ گئے۔

بھائی پلیز ریلیکس۔جو ہونا تھا وہ ہوچکا میں نکاح کر چکا ہوں ہنال سے اور آج میں نے سی سی ٹی وی فوٹیج بھی نکلوالی ہے۔

تو اب تم۔کیا چاہتے ہو؟

میں ہنال کو نہیں چھوڑ سکتا مگر آپ بابا کو جانتے ہیں انہوں نے تو علی الاعلان کہا تھا کہ جو چاہے وہ کرو مگر تم لوگوں کی شادی میں اپنی مرضی سے کروں گا۔اس نے فکر مندی سے کہا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اور بابا نے یہ بھی کہا تھا کہ دوسروں کی بہن بیٹیوں کو بھی اسی نگاہ سے دیکھو جیسے اپنی بہن بیٹیوں کو دیکھتے ہو۔ان کی عزت کرو۔ فراز نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ڈونٹ وری میں بابا کو ہینڈل کر لوں گا۔

پکا؟

ہاں یار پکا۔ویسے بھابی کیسی ہے میری۔اس نے شرارت سے زیاد کو دیکھ کر کہا۔

فی الحال اس معاملے سے نمٹ لوں پھر ملواؤں گا ساری فیملی کو۔اس نے مسکرا کر کہا

اوکے پھر میں چلتا ہوں

اوکے۔خیال کرنا اسکا۔اللہ حافظ۔ فراز نے اس سے ملتے ہوئے کہا۔

وہ گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے اوران میں اپنا چہرہ چھپائے رونے میں مصروف تھی۔زیاد جب اندر آیا تو اسے دیکھ کر ٹھٹک گیا۔دوپہر تو وہ بالکل ٹھیک تھی اب کیا ہوا؟

ہنال!!اس نے چہرہ اٹھا کر زیاد کو دیکھا۔

بکھرے بال، متورم آنکھیں، سوجا ہوا چہرہ۔ اسے جھٹکا لگا تھا۔ وہ فوراً اسکے قریب آئے

کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہیں آپ۔ وہ فکر مندی سے بولے۔

ہنال پلیز ٹیل می واٹ ہیپنڈ؟

سر لوگ مجھے جینے نہیں دیں گے، میں مر جاؤں گی اسی طرح گھٹ گھٹ کر، پوری یونی کو پتہ چل گیا ہے۔ میں نے آپ سے کہا تھا نا کہ میں نہیں جاؤں گی۔ وہ کہتے ہیں میں بد کردار ہوں میں نے آپکو پھانس لیا ہے۔۔ اس سے زیادہ اس سے بولا نہیں گیا۔ زیاد نے بازو پھیلا کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ ضبط سے انکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ ہنال سہارا پاتے ہی پھر سے بکھر گئی۔ اس نے ہنال کے سر کو سہلایا۔

بس ہنال بس کریں پلیز چپ ہو جائیں سب ٹھیک ہو جائے گا میں ہوں نا آپکے ساتھ۔

اس نے فوراً سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

یہ صرف الفاظ نہیں تھے یہ آب حیات تھا اسکے لیے۔ سب رشتے اسے چھوڑ گئے تھے مگر وہ شخص اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ وہ کیسے بھول گئی تھی کہ ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والا ہمیں آزمائش میں ڈالنے سے پہلے اس سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے۔

اس سارے میں پہلی بار اسے اپنے اور زیاد کے بیچ اک نئے رشتے کا احساس ہوا تھا۔ وہ پلک جھپکے بغیر زیاد کو دیکھے جا رہی تھی

اگر آپ اس طرح ہر کسی کی بات پہ ری ایکشن دیتی رہیں تو یہ لوگ ہرگز بھی آپکو جینے نہیں دیں گے۔ اپنی ذات کو پروٹیکٹ آپ نے خود کرنا ہے۔ آزمائش میں ثابت قدم رہنے والے ہی منزل پر پہنچتے ہیں لیکن آپ تو ابھی سے ہمت ہار رہی ہیں۔

وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔ ہنال اسے دیکھے جا رہی تھی۔ یہ وہ شخص تھا جس کو اللہ نے صرف اس کے لیے منتخب کیا تھا۔ ہر بار زیاد کے الفاظ اس کے اندر اک نئی طاقت بھر دیتے تھے۔ مگر پھر بھی وہ لوگوں کی باتوں اور طنزیہ نظروں کے آگے ڈھے سی جاتی۔ زیاد نے ہمیشہ اس کو نرمی سے سمجھایا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کس سیچوئیشن سے گزر رہی ہے۔ خود اتنے مضبوط اعصاب کا مالک ہو کر بھی وہ اتنی راتوں سے سکون سے نہ سو پایا تھا۔ ہنال تو پھر اک نازک سی لڑکی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

بس اب نہیں رونا آپ نے۔اوکے ؟زیاد نے اسکی طرف دیکھا۔

کیا سر نے واقعی اس رشتے کو ایکسیپٹ کر لیا ہے۔کیا نہیں واقعی کوئی فرق نہیں پڑتا لوگوں کی باتوں سے۔وہ سوچتے ہوئے بے خیالی میں اس کی طرف دیکھتی جا رہی تھی۔

کیا کچھ غلط کہہ دیا ہے میں نے ؟زیاد نے مسکرا کر کہا

نہیں تو۔۔۔اسے خود پر بے تحاشا شرمندگی ہوئی۔

چلیں جلدی سے کھانا لائیں پھر مجھے کچھ دکھانا ہے آپکو۔زیاد نے اٹھتے ہوئے کہا

کیا؟

پہلے آپ کھانا تو لائیں پھر ہی دکھاؤں گا۔وہ فوراً اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہوٹل کی تیسری منزل پر معظم کا آفس تھا۔وہ اپنے موبائل پہ مصروف تھے جب پیون نے انہیں اک پارسل دیا۔

صاحب ! یہ کوئی آپکے لیے دے کر گیا ہے۔اس نے پارسل معظم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

کون ؟؟

جی نام تو انہوں نے نہیں بتایا بس اتنا کہا تھا جب آپ آئیں تو دے دوں آپکو۔

ٹھیک ہے آپ جائیں۔معظم نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔

پارسل پہ بھیجنے والے کا کوئی اتہ پتہ نہ تھا۔انہوں نے تجسس سے اسے کھولا۔آندر ایک سی ڈی تھی

سی ڈی؟؟ یہ کس نے بھیجی مجھے۔کچھ سوچتے ہوئے انہوں نے اسے لیپ ٹاپ میں لگایا۔

ویڈیو سٹارٹ ہوئی مگر یہ تو کسی کالج یا یونیورسٹی کی ویڈیو تھی۔اسٹوڈنٹس آ جا رہے تھے۔بہت سی لڑکیاں اک کمرے میں داخل ہو رہی تھیں۔چند لوگ واپس جا رہے تھے۔انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا

یہ کس نے بھیجی مجھے۔کیا مقصد ہو سکتا ہے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ پارسل کو الٹ پلٹ رہے تھے کہ اچانک سے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔انہوں نے فوراً سے ویڈیو کوری پلے کیا۔دل کی دھڑکن تیز ہوتی جارہی تھی۔

اک کمرے میں کچھ لڑکیاں داخل ہو رہی تھیں۔ہاں۔۔۔ہاں وہ ہنال تھی بلاشبہ وہ ہنال ہی تھی جو کسی لڑکی سے بات کرتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔کچھ دیر بعد سب لڑکیاں روم سے نکل کر واپس جا رہی تھیں۔پھر ایک لڑکی واپس آئی۔اس نے لیب کے دروازے میں کھڑی ہو کر کچھ کہا تبھی چند سیکنڈ بعد دوسری لڑکی اس کے ساتھ باہر آئی۔دوسری لڑکی آگے جا چکی تھی۔پہلے والی نے رک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تب ہی اس کا چہرہ واضح ہوا تھا۔

آ۔۔آ۔۔نیہ۔۔۔معظم کی آواز گلے میں پھنس گئی۔انکے ماتھے پر پسینہ پھوٹ نکلا۔تب ہی آنیہ نے موبائل کان کو لگایا۔فون بند کر کے اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا۔پھر لیب کے دروازے کے کی ہول میں لگی چابیوں کو گھمایا۔

نہیں۔۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ان کے ہاتھوں میں واضح لرزش تھی۔انکے ارد گرد دھماکے ہو رہے تھے۔

اب لیب کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا۔پہلی دستک پر ہی دروازہ کھل گیا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

معظم کو یاد آرہا تھا کہ آنیہ نے وہ فون انہیں ہی کیا تھا۔

بابا پلیز جلدی آئیں۔وہ ہنال۔۔۔اتنا کہہ کر ہی وہ رونے لگی۔

کیا۔۔کیا ہوا ہنال کو۔۔کہاں ہے ہنال؟تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔وہ ٹھیک تو ہے نا!!!!!

آنیہ پلیز ٹیل می۔

بابا وہ ہنال سر زیاد کے ساتھ روم میں تھی اور روم لاکڈ تھا۔ایچ او ڈی نے لاک توڑ کر دروازہ کھولا ہے۔اتنا کہہ کر وہ پھر ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔ معظم کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی۔

بابا آپکی ہنال ایسی نہیں ہے یہ سب جھوٹ ہے الزام ہے مجھ پر۔آپکو تو یقین ہے نا اپنی بیٹی پر۔ہنال کی آوازان کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

آنیہ چاہتی ہی یہ تھی کہ یہ ڈرامہ معظم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ان کے ہاتھوں سے لیپ ٹاپ چھوٹ گیا۔وہ کرسی پہ گر گئے تھے۔

عرش جو کسی کام سے اندر آیا تھا۔معظم کو گرا دیکھ کر فوراً انکی طرف لپکا

بابا بابا آنکھیں کھولیں۔اس نے معظم کا چہرہ تھپتھپایا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

رضوان صاحب !اس نے وہیں سے چیخ کر مینیجر کو بلایا۔جلدی آئیں بابا کو ہاسپٹل لے کے جانا ہے۔

آنیہ اور علینہ جب ہاسپٹل آئیں تو عرش آئی سی یو کے باہر کوریڈور میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔

کیا ہوا معظم کو؟علینہ بے تابی سے اسکی طرف بڑھیں۔

ہارٹ اٹیک۔اس نے آہستہ سے جواب دیا۔

وہ بنچ پر بیٹھ گئیں۔یہ کیسے ہو سکتا ہے گھر سے تو وہ بالکل ٹھیک گئے تھے۔انہوں نے پریشانی سے عرش کو دیکھا۔آنیہ بھی روتے ہوئے ماں کے ساتھ لپٹ گئی۔

کیا کہا ہے ڈاکٹر نے؟

بابا کی زندگی خطرے میں ہے۔صرف دعا کریں۔

اتنے میں نانی اور ماموں بھی پہنچ گئے۔علینہ ماں سے مل کر رونے لگیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ارے چپ کر میری بچی۔ یہ سب اس منحوس کا ہی کیا دھرا ہے۔ خود تو چلی گئی پر اپنی نحوست یہیں چھوڑ گئی۔ ایسی اولاد کو تو زندہ زمین میں گاڑھ دو۔ نانی کی تان ہمیشہ کیطرح ہنال پہ ہی آکر ٹوٹی تھی۔

نانو پلیز یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔ بابا کی زندگی خطرے میں ہے۔ صرف ان کے لیے دعا کریں۔ عرش کی بات پہ وہ منہ بنا کر بنچ پہ بیٹھ گئیں۔

کھانے کے بعد برتن سمیٹ کر جب وہ واپس آئی تو زیاد لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا۔ وہ چپ چاپ بیڈ کے دوسری جانب بیٹھ گئی۔

ہو گئیں فارغ؟ اس نے ہنال کو بیٹھتے دیکھ کر پوچھا

جی۔۔۔۔ کیا د کھانا تھا۔۔

اس، نے لیپ ٹاپ بیڈ پر رکھ دیا۔ آپکو کیا لگتا ہے کس نے روم لاکڈ کیا ہوگا۔ اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

میرا خیال ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر نہیں وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے۔اس نے خود ہی اپنی بات کی نفی۔کی۔میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتی۔

آپکا خیال سو فیصد درست ہے۔۔ادھر آئیں۔زیاد نے اسے پاس آنے کا اشارہ کیا اور سکرین اس کی طرف موڑ دی

ویڈیو دیکھتے ہوئے ہنال کے چہرے کا رنگ بدلتا جارہا تھا۔زیاد غور سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ نوٹ کر رہا تھا۔آخر میں وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔زخموں سے خون پھر سے رسنے لگا تھا۔ساری زلالت پھر سے یاد آگئی تھی۔

زیاد نے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔

میں نے آپکو یہ سب اس لیے تو نہیں دکھایا کہ آپ رونے لگ جائیں۔کنڑول یور سیلف پلیز۔۔زیاد نے ہنال کے چہرے سے اسکے ہاتھ ہٹائے۔

کیا بگاڑا تھا میں نے اسکا۔کیوں اس نے پوری دنیا کے سامنے مجھے رسوا کر دیا۔کسی کے سامنے سر اٹھانے کے قابل تک نہیں چھوڑا۔میں نے تو کبھی کسی کا برا تک نہیں سوچا پھر

Do not copy or distribute without permission of the author

میرے ساتھ ہی یہ سب کیوں ہوا۔اتنا کھٹک رہی تھی میں تو واپس بھجوا دیتی مجھے۔کم از کم میں بابا کی نظروں سے تو نہ گرتی۔وہ روتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی۔

کیا کہا تھا میں نے کچھ دیر پہلے آپ سے ؟سب کچھ بھول گئیں ؟

اس نے بھیگی آنکھوں سے زیاد کو دیکھا اور اپنے ہاتھ چھڑوا لیے۔

اور اگر آپ واپس چلی جاتیں تو میں شادی کس سے کرتا۔اس نے ماحول میں چھائے ہوئے تناؤ کو کم کرنے کے لیے کہا۔۔وہ آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرا دی

دیٹس لائک آ گڈ گرل۔

وہ آہستہ آہستہ زندگی کی طرف واپس آ رہی تھی۔اور یہی تو وہ چاہتا تھا۔اسکے فائنلز نزدیک آ چکے تھے۔وہ ہمیشہ کی طرح اسکی پوزیشن کو برقرار رکھنا چاہتا تھا اور اسکے لیے ضروری تھا کہ وہ پر سکون رہے۔

ڈاکٹر کو آئی سی یو سے باہر آتے دیکھ کر عرش فوراً پاس آیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مریض کو ہوش آچکا ہے۔اس وقت وہ خطرے سے باہر ہیں۔کچھ دیر میں ہم انہیں روم میں شفٹ کردیں گے پھر اپنا سے مل لیجیئے گا۔ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہہ کر آگے بڑھ گیا

اوہ تھینک گاڈ۔اس نے بنچ پہ بیٹھ کر سکون کا سانس لیا۔

بابا۔۔معظم کے روم میں شفٹ ہونے کے بعد عرش انکی طرف بڑھا۔آپ نے تو جان ہی نکال دی تھی۔وہ ان کے ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔وہ مسکرا دیئے۔علینہ اور آنیہ بھی انکے سرہانے آکھڑی ہوئیں۔

اب کیسی طبیعت ہے بابا۔آنیہ نے پوچھا

۔معظم نے آنیہ کی بات کا جواب نہ دیا۔

کیا ہوگیا تھا بیٹا۔صبح تو ٹھیک ٹھاک گئے تھے تم۔ایسی کونسی ٹینشن لے لی جو سیدھا بستر کو لگ گئے۔معظم نے آنکھیں بند کرلیں۔ان کے دل ودماغ پہ بہت بوجھ تھا۔

معظم!!علینہ نے انکا شانہ ہلایا۔

پلیز آپ سب لوگ جائیں۔مجھے آرام کرنے دیں۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

عرش کے سوا سب لوگ باہر چلے گئے۔وہ الجھی ہوئی نظروں سے باپ کو دیکھتا ہوا صوفے پہ بیٹھ گیا۔

۔

معظم کو گھر آئے تین دن ہو چکے تھے مگر انہوں نے چپ کا روزہ رکھ لیا۔ہوں ہاں سے زیادہ وہ کسی بات کا جواب نہیں دیتے۔

علینہ! ہوا کیا ہے معظم کو؟نانی جو آج معظم کی خیریت دریافت کرنے آئیں تھیں اب علینہ سے پوچھ رہی تھیں۔

اماں میں تو خود بہت پریشان ہوں ہر وقت بیٹھے کچھ سوچتے ہی رہتے ہیں۔نہ کھانے پینے کا دھیان ہے اور نہ کسی سے بات کرتے ہیں۔میں تو پوچھ پوچھ کر تھک گئیں ہوں۔۔علینہ نے فکر مندی سے کہا۔

مجھے تو لگتا ہے اس کی وجہ بھی وہ ڈائن ہی ہے خود تو چلی گئی کم بخت ہمیں مصیبت میں ڈال گئی۔نانی نے جل بھن کر کہا۔

اماں آپ ہر وقت اس کا ذکر مت کیا کریں۔دماغ خراب ہو جاتا ہے میرا اسکا نام سن کے بھی۔علینہ نے تنگ آکر کہا

آئے ہائے تو مجھے کونسا شوق چڑھا ہوا ہے۔بھاڑ میں جائے میری طرف سے وہ۔میں تو چلی میری توبہ جو میں کبھی تمہارے گھر کے معاملے میں بولوں۔اماں بڑبڑاتی ہوئی باہر چلی گئیں۔

ہنال کے فائنلز ہو رہے تھے۔اسی لیے وہ بہت مصروف تھی۔اب وہ زیادہ سے بھی بات کر لیا کرتی تھی۔اگر ان دونوں میں بہت زیادہ بے تکلفی نہیں تھی تو اجنبیت بھی نہیں رہی تھی۔اور اس میں سارا ہاتھ زیاد کا تھا۔وہ خود بھی سی ایس ایس کی تیاری میں بہت مصروف تھا لیکن پھر بھی وہ ہنال کو ٹائم دیا کرتا تھا۔

آپکے پیپرز ہو جائیں تب تک میں بھی فری ہو جاؤں گا پھر ساری چھٹیاں گاؤں میں گزاریں گے۔

گاؤں؟ہنال نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

ہاں گاؤں۔ لیکن فی الحال آپ پریشان ہونے کی بجائے پیپرز پہ توجہ دیں بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔

آج وہ آخری پیپر دے کر گھر آئی تھی اور اب کچن میں مصروف تھی تبھی ڈور بیل کی آواز آئی۔اسکا دل زور سے دھڑکا تھا۔

اف ہنال بچی نہیں ہو تم جو ہر بات پہ ڈر جاتی ہو۔اس نے خود کو سرزنش کی

زیاد نے مہمان کو ڈرائنگ روم میں بٹھا کر ہنال کو چائے کا کہا۔چائے بنا کر اس نے ڈرائنگ روم کے دروازے پر دستک دی

اندر آجائیں ہنال۔زیاد کی آواز آئی تھی۔

سر مجھے کیوں اندر آنے کا کہہ رہے ہیں۔اسے حیرت ہوئی تھی۔

اتنی دیر میں زیاد نے آکر اس سے چائے لی

اندر آئیں۔اس نے پھر کہا

میں؟؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آپ ہی سے کہہ رہا ہوں۔ وہ زیاد کے پیچھے ہی اندر داخل ہوئی تھی۔ لیکن سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر اسے لگا تھا کمرے کی چھت اس کے سر پر آ گری ہے۔

معظم اس کے سامنے کھڑے تھے۔ اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اس نے پاس پڑے صوفے کو تھاما۔

بی ریلیکس۔ زیاد نے اس کی غیر ہوتی حالت کے پیش نظر کہا

ہنال!!! معظم نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔ وہ فوراً پیچھے ہٹی۔ زیاد کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

ادھر آؤ بیٹا میرے پاس۔ معظم نے اسے اپنے پاس بلایا۔

نہیں۔۔۔ کیوں آئے ہیں آپ یہاں؟ مری تو نہیں تھی میں ابھی پھر کیوں آ گئے آپ؟

اللہ نہ کرے بیٹا۔ انہوں نے دہل کر اسے دیکھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بیٹا میری آنکھوں پہ پٹی بندھی تھی۔ میں اندھا ہو گیا تھا۔ سب کچھ میرے سامنے تھا میں پھر بھی غلط اور صحیح میں فرق نہیں کر سکا مگر زیاد نے وہ پٹی اتار دی ہے۔ اپنے باپ کو معاف کر دو بیٹا۔ معظم نے شکستہ لہجے میں کہا۔

بابا۔۔۔ آپ نہیں جانتے میں نے یہ دن کیسے گزارے ہیں۔ آپکے یہ الفاظ ان پہ مرہم نہیں رکھ سکتے۔ اس اذیت کا مداوا نہیں کر سکتے جو میں نے دن رات سہی ہے۔ آپ نے مجھے کبھی کچھ نہیں دیا۔ میں نے اپنا سارا بچپن دوسروں کی مار کھاتے ہوئے گزارا۔ تب آپ کو میرا خیال نہ آیا۔ تین سال کی بچی کو خود سے دور کرتے وقت آپکو کیوں خیال نہیں آیا کہ مجھے سب سے زیادہ آپ کی ضرورت ہے۔ آخر میرا قصور کیا تھا بابا۔ آنسو اس کی آنکھوں سے گر کر قالین میں جذب ہو رہے تھے۔

ممی نے آپکو چھوڑ کر اپنی نئی زندگی شروع کر لی آپ اپنے بیوی بچوں میں مصروف ہو گئے۔ آپ دونوں نے اک بار بھی میرے بارے میں نہ سوچا کہ کس حال میں ہوں گی میں۔ آخر اولاد ہی کیوں والدین کے کیے کی سزا بھگتے بابا۔ ماں باپ کیوں نہیں سوچتے کہ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

انکے کیے غلط فیصلوں کا اولاد کی زندگی پہ کیا اثر پڑے گا۔ کب تک میرے جیسی اولادیں ہی دربدر ٹھوکریں کھاتی رہے گی۔

ممی کو تو میں نے دیکھا ہی نہیں مجھے تو آپ کے وجود سے شفقت چاہیے تھی۔ لیکن آپ نے کیا کیا میرے ساتھ۔

میں نے تو اس سب کے بعد بھی آپ سے گلہ نہیں کیا۔ کبھی کچھ نہیں مانگا۔ صرف اک بار اعتبار مانگا تھا مگر آپ نے مجھے اس سے بھی محروم رکھا۔

آنیہ نے آپ سے کہا کہ میں بدکردار ہوں آپ نے اس کی بات پہ یقین کرلیا۔ سرزیاد نے آپ سے کہا کہ میں بے گناہ ہوں وہ سب اک سازش تھی آپ نے ان کی بات پہ بھی یقین کرلیا۔ مگر اس سب میں میں کہاں گئی آپ نے مجھ پر یقین کیوں نہیں کیا۔ کیا میری کوئی وقعت نہیں آپکی نظروں میں۔ اتنی سی بھی اہمیت نہیں ہے میری۔ آخر کب تک آپ مجھے دوسروں کے کہنے پہ جج کرتے رہیں گے۔ آپ نے کبھی مجھے مان نہیں سونپا کبھی وہ محبت نہیں دی جو میرا حق تھی۔ مجھے یہ مان اور محبت صرف زیاد نے دیا ہے۔ آخر کیا رشتہ

Do not copy or distribute without permission of the author

تھاانکا میرے ساتھ سوائے انسانیت کے مگر انہوں نے مجھے اس وقت سہارا دیا جب مجھے آپ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔

کیسے بھول جاؤں میں وہ سب۔ نہیں بھول سکتی میں، کچھ بھی نہیں بھول سکتی۔ وہ رسوائی وہ ذلالت مجھے نہیں بھول سکتی۔ وہ روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

اس نے معظم کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا تھا۔ سارے گناہ صرف انکے حصے میں آ رہے تھے۔

ہنال مجھے معاف کر دو۔ میں تمہیں کبھی کچھ نہیں دے سکا۔ شاہینہ کے کیے کی سزا تمہیں ملتی رہی۔ تمہارے حق سے بھی تمہیں محروم رکھا میں نے۔ میں نہ اچھا باپ۔ بن سکا نہ اچھا بیٹا۔ اپنے بدنصیب باپ کو معاف کر دو بیٹا۔

انہوں نے روتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔ ہنال نے تڑپ کر ان کے جڑے ہاتھوں کو پکڑا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مجھے گنہگار نہ کریں بابا۔ آپ کو اب تو یقین آگیا نا میری بے گناہی کا۔ میرے لیے یہی بہت ہے۔ کوئی شکایت نہیں ہے مجھے آپ سے۔ کون سی بد نصیب اولاد چاہے گی کہ اس کے باپ کا سر جھکے۔

انہوں نے روتے ہوئے اسے گلے لگایا تھا۔ برسوں بعد آج اسے احساس ہوا تھا کہ وہ تپتی دھوپ سے ٹھنڈی چھاؤں میں آگئی ہے۔ دل کا سارا غبار نکالنے کے بعد وہ پر سکون ہو گئی تھی۔

اس نے دروازے میں کھڑے زیاد کو دیکھا۔ بابا اٹھ کر زیاد کے پاس گئے تھے

بیٹا مجھے معاف کر دو۔ انہوں نے زیاد سے کہا

پلیز انکل مجھے شرمندہ نہ کریں۔ معظم نے زیاد کو گلے لگایا۔

ہنال بیٹا گھر چلو کچھ دن کے لیے۔

پلیز بابا میں اس گھر میں واپس نہیں جا سکتی۔ میں اس تذلیل کو نہیں بھول سکتی۔ پلیز مجھے مجبور نہ کریں۔ اس نے آہستگی سے کہا۔

میں تو تم سے ملنے آ سکتا ہوں نا؟ انہوں نے آس سے اسکی طرف دیکھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ انکل آپکی بیٹی کا گھر ہے جب چاہے آئیں۔زیاد نے فوراً کہا تھا۔اس سے بھی معظم کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔معظم کی آنکھوں میں دیئے روشن ہو گئے تھے

انکے دل سے بھاری بوجھ ہٹ گیا۔رگ و جان پہ سکون سا اتر آیا تھا۔

انہوں نے ہنال کے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر آنے کا کہہ کر چلے گئے۔زیاد باہر تک انہیں چھوڑنے گیا تھا۔

وہ دروازے میں کھڑی معظم کو جاتا دیکھ رہی تھی۔

زیاد واپس آ گیا تھا۔یہی وہ شخص تھا جس کی بدولت اسکی زندگی میں خوشیاں آ رہی تھیں۔

اب تو خوش ہیں نہ آپ؟ زیاد نے اس سے آ کر پوچھا۔وہ اثبات میں سر ہلا کر آنسو صاف کرنے لگی۔

حسرت ہی رہ جائیگی آپکو ہنستے ہوئے دیکھنے کی۔کہیں ایسے ہی کوچ نہ کر جاؤں میں۔زیاد نے مصنوعی بے چارگی سے کہا۔

اللہ نہ کرے۔اسکا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

Do not copy or distribute without permission of the author

زیاد نے حیرت سے اسے دیکھا۔

اچھا!!!!!تو پرواہ ہے آپکو میری؟اس نے چائے کے برتن اٹھاتی ہنال سے کہا

پیپر ہے آپکا وہ بھی اتنا ٹف۔تیاری کریں اسکی۔

بات نہ بدلیں جو پوچھا ہے پہلے وہ بتائیں۔

"سر آپ میری کسی نیکی کا صلہ ہیں۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ لائف میں اتنا بڑا حادثہ ہونے کے بعد بھی میں زندہ رہ سکوں گی۔آپ نے اس وقت میرے سر پہ چادر ڈالی جب میرے اپنوں نے مجھے دھتکار دیا۔میں کبھی بیان نہیں کر سکتی وہ مان اور محبت جو مجھے آپ سے ملا ہے"۔اس نے رخ موڑ کر آنسو چھپاتے ہوئے کہا۔

"ہنال!!اس چیز کو بھول جائیں کہ ہم کیسے اک دوسرے کی زندگی میں آئے تھے،ماضی کے صرف مثبت پہلوؤں کو یاد رکھیں۔ہر انسان کے ماضی میں اک سبق ہوتا ہے آپ صرف اس سبق کو یاد رکھیں اس سے جڑی تلخ یادوں کو ذہن سے مٹا دیں جو سوائے اذیت کے کچھ نہیں دے سکتیں"۔

زیاد نے اسکا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔وہ طمانیت سے مسکرا دی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ وہ فوٹیج بابا کو آپ نے بھیجی ہے۔ ہنال نے یاد آنے پر اس سے کہا۔

میں آپکو سرپرائز دینا چاہتا تھا ویسے بھی اگر میں فوٹیج نہ بھی بھیجتا تب بھی وہ ضرور آتے۔

وہ کیسے ؟ ہنال نے کہا

وہ ایسے کہ آنیہ کو ٹرمینیٹ کر دیا گیا ہے یونی سے۔ اسکا ٹرمینیشن لیٹر ود ریزن آپ کے بابا کے پاس پہنچ گیا تھا۔ زیاد نے اسے نئی اطلاع پہنچائی۔

کیا!! اسے نکال دیا گیا یونیورسٹی سے مگر کیوں ؟ اس نے دکھ سے پوچھا

کیا مطلب کیوں ؟ جو کچھ اس نے کیا اس کے بعد گنجائش تھی کہ وہ وہاں پڑھتی۔ یہ سب تو ہونا تھا۔ زیاد نے سکون سے کہا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں یہ سب تو ہونا ہی تھا۔ ہم دوسروں کے دامن کو داغدار کرنے سے پہلے کیوں نہیں سوچتے کہ عزت اور ذلت تو صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم انسان کسی کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ وہ منہ پہ ہاتھ رکھے افسردگی اور کسی قدر دکھ سے سوچ رہی تھی۔

آج اسکا پیپر تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی وہ سو کے اٹھا تھا کہ فراز کی کال آگئی

السلام علیکم۔ زیاد نے فون اٹھاتے ہی کہا۔

وعلیکم السلام۔ کیسا ہے بڑی؟ اور پیپر کیسا ہوا؟ فراز نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

ٹھیک ہوں اور پیپر بہت زبردست۔

تھینک گاڈ۔ پھر کب آرہا ہے؟

بس کل یا پرسوں۔ ویسے موسم کیسا ہے؟ زیاد نے شرارت سے پوچھا

موسم کا نہ پوچھ میرے بھائی۔ باباجان کا پارہ بڑی مشکل سے نیچے آیا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ لاہور پہنچ جائیں تو جلدی سے یہاں پہ حاضری دے دے۔ ویسے بھی میری چھٹی ختم

ہونے والی ہے ایسا نہ ہو ساری زندگی افسوس رہے کہ تیری درگت بنتے نہ دیکھ سکا۔دوسری طرف زیاد قہقہے پہ قابو نہ رکھ سکا۔

اسی لیے تو آپکو پہلے بھیجا ہے۔سنبھالیں سب کچھ۔زیاد نے کہا

بیٹا اب تک تو سنبھالا ہوا ہے آگے کی گارنٹی نہیں دے سکتا۔جتنی جلدی ہو سکتا ہے پہنچ یہاں۔فراز نے حتمی انداز میں کہا

اوکے اوکے ڈونٹ وری۔کل آجاؤں گا انشاءاللہ۔زیاد نے کہہ کر فون رکھ دیا۔

چلیں ہنال پیکنگ کر لیں ہم کل گاؤں جا رہے ہیں۔وہ فون بند کر کے ہنال کی طرف متوجہ ہوا۔

وہ اچھا کہہ کر پھر سے مصروف ہو گئی۔گاؤں جانے کا سن کر دل اک دم سے کانپ گیا تھا کیا واقعی سر کی فیملی مجھے ایکسیپٹ کر لے گی؟اگر انہوں نے مجھے قبول نہ کیا تو؟نہیں اب وہ ٹھکرائے جانے کی اذیت نہیں سہہ سکے گی۔رات کو بھی یہی سوچتے اور خود سے الجھتے ہوئے اسکی آنکھ لگ گئی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کب تک نکلو گے ؟ صبح اٹھتے ہی فراز کی کال دوبارہ آگئی۔

بس تھوڑی دیر تک یار۔زیاد نے اٹھتے ہوئے کہا

بہت پرتپاک استقبال ہو گا تمہارا۔اس لیے بیٹا ذرا اکٹنگ شٹنگ کروا کے آنا ورنہ بابا خود تو کر ہی دیں گے۔

فراز نے اسے وارن کیا

زیاد کا قہقہہ بے اختیار تھا۔پیکنگ کرتی ہنال نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا۔

اتنا تو نہ ڈرائیں کہ میں ارادہ ہی کینسل کر دوں۔زیاد نے کہا۔

دیکھ میرا کام تجھے وارن کرنا تھا۔اب آگے تم جانو یا بابا۔۔فراز نے کہا

یہ آپ چیٹنگ کر رہے ہیں۔کل تک تو آپ میری طرف تھے۔زیاد نے ہنستے ہوئے کہا۔

بس ہم کچھ دیر تک پہنچ جائیں گے۔دوسری جانب کی بات سن کر اس نے کہا۔

فراز نے چند ایک باتیں اور کہہ کر فون رکھ دیا۔

ہو گئی پیکنگ ؟اس نے ہنال سے پوچھا

جی بس ہو گئی۔وہ سوٹ کیس کی زپ بند کرنے لگی۔

چلیں آپ بھی جلدی سے تیار ہو جائیں پھر چلتے ہیں۔

ہنال کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔

لمحے تیزی سے سرک رہے تھے۔اسکا دل گھبرا رہا تھا۔اسی کیفیت میں وہ تیار ہو کر باہر آئی

تو زیاد گاڑی میں سامان رکھ رہا تھا۔وہ دھڑکتے دل کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بس یہ آخری معرکہ سر کرنا ہے اس کے بعد زندگی میں سکون ہی سکون ہے۔زیاد نے اس کے بیٹھتے ہی گاڑی آگے بڑھا دی۔

بابا غصّے کے ذرا تیز ہیں۔آپ گھبرائیے گا نہیں۔ویسے بھی بیٹیاں انہیں بہت عزیز ہیں آپ کو تو وہ کچھ بھی نہیں کہیں گے۔وہ خاموشی سے زیاد کو بولتا سن رہی تھی۔

امی بہت اچھی ہیں۔ بہت سوفٹ نیچر ہے انکی۔ان سے مل کر آپکو احساس ہی نہیں ہو گا کہ آپ پہلی بار مل رہی ہیں۔ وہ مختصراً اسے گھر والوں کے بارے میں بتا رہا تھا مگر ہنال ہنوز خاموش تھی۔

ہنال !! آر یو اوکے۔اتنی سیر یس کیوں ہیں ؟اپنی باتوں کے جواب میں خاموشی پا کر اس نے ہنال سے کہا۔

سر کیا آپکی فیملی مجھے ایکسیپٹ کر لے گی؟ پریشانی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

جب میں ایکسیپٹ کر چکا ہوں تو فیملی کیوں نہیں کرے گی۔اس نے ونڈ اسکرین سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا

اگر نہ کیا تو؟اس کے اندر اب بھی خوف تھا۔

تو پھر مجبوری ہے بابا کو منانے کے لیے ان کی پسند سے شادی کرنی پڑے گی۔زیاد نے سنجیدگی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا

آپ۔۔۔آپ دوسری شادی کر لیں گے ؟اس نے پوری آنکھیں کھول کر زیاد کو دیکھا۔دل کی دھڑکن حد سے سوا ہو گئی تھی۔آنکھوں میں نمی جمع ہونے لگی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

کہاتوہے مجبوری ہے۔زیادنے اب بھی اسی انداز میں کہا

توکیاآپ مجھے چھوڑدیں گے۔اک بار بھی نہیں سوچاکہاں جاؤں گی میں۔کیاہوگامیرا۔اتنا

کہہ کرہی وہ پھوٹ پھوٹ کررو پڑی۔

مائی گاڈ۔۔۔ہنال کیاہوگیاآپکو۔اس میں رونے والی کونسی بات ہے۔اس نے فوراًگاڑی

اک سائڈپہ روکی

جب مجھے چھوڑناہی تھاتونکاح کیوں کیاتھامیرے سے۔وہ اب بھی رونے سے باز نہیں آئی

تھی۔

فارگاڈسیک۔۔میں کیوں چھوڑوں گاآپکو۔بیوی ہیں آپ میری۔

پھرابھی کیوں کہاتھا؟اس نے ٹشو سے منہ صاف کرتے ہوئے کہا

جسٹ کڈنگ یار۔۔۔آپ توسیریس ہی ہوجاتی ہیں۔زیادنے ہنستے ہوئے کہا

ہنال اک بات کلیئر کرلیں چاہے ساری دنیاآپکاساتھ چھوڑدے مگرزیادہنال کاساتھ کبھی

نہیں چھوڑے گااورمجھے آپ سے بھی یہی وعدہ چاہیے۔زیاد کی بات سن کراس کے اندر

ڈھیروں سکون اترآیاتھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وعدہ۔اس نے پر یقین لہجے میں مسکرا کر کہا

اور آئندہ آپ دوسری شادی کا نام بھی نہیں لے گے۔ہنال نے انگلی اٹھا کر وارن کرتے ہوئے کہا

میرے باپ کی بھی توبہ۔اس نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگائے اور گاڑی سٹارٹ کی۔

اور خدا کے لیے اب مجھے سر کہنا چھوڑ دیں۔

اوکے سر۔۔وہ پھر سے کہہ کے کھلکھلا کر ہنس پڑی۔زیاد حیرانگی سے اسکی طرف متوجہ ہوا۔

نکاح سے لیکر اب تک اس نے پہلی بار ہنال کو کھل کر ہنستے دیکھا تھا۔یہ لڑکی واقعی چاہے جانے کے قابل تھی۔

دھیان سے چلائیں۔ایکسیڈینٹ کروانا ہے کیا۔اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر ہنال نے کہا۔وہ مسکرا کر ونڈا سکرین کے پار دیکھنے لگا۔

---

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ گاؤں کی حدود میں داخل ہو گئے تھے۔ہنال کے چہرے پر پھر سے پریشانی کی لہریں چھا گئی تھیں۔

بی ریلیکس۔میں ہوں نا۔زیاد نے اسے مطمئن کرنا چاہا۔

پہلے وسل پر ہی مین گیٹ کھل گیا تھا۔سامنے انٹرنس پر فراز بھائی کھڑے تھے۔وہ لرزتے ہاتھوں سے دروازہ کھول کر باہر آئی۔زیاد فراز سے گلے مل رہا تھا۔

ہنال یہ فراز بھائی ہیں ہمارے بڑے بھائی۔اس نے فراز کا تعارف کروایا۔ہنال کو دیکھ کر فراز اسکی طرف متوجہ ہوا۔

السلام علیکم۔اس نے آہستہ سے سلام کیا۔

وعلیکم السلام۔کیسی ہو بیٹا۔کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی سفر میں؟فراز نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا۔

نہیں بھائی۔ہنال کو اس سے مل کر عجیب سی مسرت کا احساس ہوا۔کچھ دیر پہلے والے خوف میں یکسر کمی آ گئی تھی۔

بابا کہاں ہیں۔زیاد نے اِدھر اُدھر دیکھ کر سرگوشی میں فراز سے پوچھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آرہے ہیں بیٹا۔تیاری پکڑ لے۔فراز نے ہنستے ہوئے کہا

اتنے میں ہال کے دروازے سے بابا آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

السلام علیکم باباجان! زیاد گرمجوشی سے انکی جانب بڑھا۔

وہیں رک جاؤ۔انکی گرجدار آواز نے ہنال کے ساتھ ساتھ زیاد کا خون بھی خشک کر دیا۔

وہ قدم قدم انکی جانب بڑھ رہے تھے۔ہنال کی جان صحیح معنوں میں ہوا ہونے لگی۔زیاد نظریں جھکائے کھڑا تھا۔باباجان ہنال کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔

بلیک چادر میں خود کو مکمل طور پہ لپیٹے اور سر جھکائے کھڑی اس لڑکی پہ انہیں فخر ہوا تھا۔

"پہلے مجھے میری بیٹی سے ملنے دو"۔ان کے کہنے پہ ہنال نے جھٹکے سے سر اٹھا کر پہلے انہیں پھر زیاد کو دیکھا۔

السلام علیکم باباجان! بابا تو اسکے بابا کہنے پہ ہی نہال ہو گئے تھے۔

انہوں نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھیک ہو بیٹا؟

جج۔۔۔جی۔اسکی آواز ابھی بھی لرز رہی تھی۔

۔زیاد کے سینے میں اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی۔اس نے تشکر سے آسمان کی جانب دیکھا۔ہنال سے ملنے کے بعد بابا نے زیاد کو گلے لگایا

مجھے فخر ہے تم پہ۔انہوں نے زیاد سے کہا

تھینک یو بابا جان۔تھینک یو سو مچ۔وہ پھر سے بابا کے گلے لگ گیا۔

اتنے میں امی اور بہنیں بھی آ گئیں۔امی نے آتے ہی ہنال کو خود سے لپٹا کر اسکا ماتھا چوما۔ماں کا لمس محسوس کر کے اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔

ماشااللہ۔۔۔امی نے اسے دیکھتے ہی کہا

چلو اندر چلو سب۔۔زیاد سے ملنے کے بعد انہوں نے سب کو اندر آنے کا کہا۔

---

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دلاور احمد گاؤں کے سردار اور وسیع اراضی کے مالک تھے۔نیک اور صالح بیوی سے اللہ نے پانچ اولادوں سے نوازا۔سب سے پہلے ناہید آپا جو شادی شدہ تھیں۔پھر فراز جو کہ سول سروس میں تھا۔تیسرے نمبر پر زیاد اور پھر چھوٹی دو بہنیں عائشہ اور مریم۔وہ دونوں ہی بہت شرارتی اور نٹ کھٹ تھیں۔

اسکے دل میں جتنا خوف تھا سب ختم ہو گیا تھا۔عائشہ اور مریم نے آتے ہی اسے باتوں میں لگا لیا۔زیاد نے ٹھیک کہا تھا اسے بالکل احساس نہیں ہو رہا تھا کہ وہ ان سب سے پہلی بار مل رہی ہے۔

شاباش بیٹا آج تم نے میرا سر فخر سے اور بلند کر دیا ہے۔عورت کی عزت کی حفاظت کرنے والے ہی کو اصل مرد کہتے ہیں۔جب مجھے فراز نے سب کچھ بتایا تو کچھ دیر کے لیے میں صدمے سے بالکل گنگ ہو گیا کہ کیا کوئی تمہارے خلاف اتنی گری ہوئی بات بھی کر سکتا ہے۔لیکن خیر ہر انسان کا اپنا ظرف ہوتا ہے۔جوڑے تو آسمانوں پہ بنتے ہیں۔یہ تو صرف

Do not copy or distribute without permission of the author

قسمت کے کھیل ہیں اک دوسرے سے ملانے کے لیے۔بس تم ہنال کو ہمیشہ عزت دینا۔وہ مجھے بالکل اپنی بیٹیوں کی طرح عزیز ہے۔

جی باباجان۔۔اس نے فرمانبرداری سے سر ہلایا۔

زیاد جتنا پریشان تھا اب باباکی باتیں سن کر اتنا ہی مطمئن ہوگیا تھا۔

آج انہیں گاؤں آئے ایک ہفتہ ہوگیا تھا اس ایک ہفتے میں ہی ہنال کو پتہ چلا تھا کہ زندگی کسے کہتے ہیں۔امی، بابا، بہنیں، بھائی کیا نہیں تھا اس کے پاس۔ بھلا اب کہاں کمی رہ گئی تھی اس کی زندگی میں۔اس کے ہر آنسو کے بدلے اللہ نے اسکو خوشی عطا کی تھی۔اس گھر کے قہقہے، ہنسیاں، اور شرارتیں سب گھر والوں کی اک دوسرے سے محبت کا پتہ دے رہے تھے۔

وہ سارا دن مریم، امی اور عائشہ کے ساتھ لگی رہتی۔زیاد کو تو یہاں آکر وہ بھول ہی گئی تھی۔اب بھی وہ کمرے میں آتے ہی فوراً الماری کی جانب بڑھی تھی۔جب زیاد نے اس سے کہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

محترمہ میرا خیال ہے آپ یہاں میرے ساتھ آئی تھیں۔

اچھا!!!ویسے آپ کون؟زیاد کا منہ صدمے سے کھلا رہ گیا

ہیلو میڈم!آپ اپنی یاداشت ذرا سیٹ کرلیں۔بہت جلد ہم نے واپس چلے جانا ہے۔یہاں آکر تو آپ سب کچھ ہی بھول گئی ہیں۔اس نے افسوس سے کہا

جی نہیں ابھی یونی سٹارٹ نہیں ہوئی۔ابھی مجھے کچھ دیر یہی رہنا ہے

اس،سے پہلے کہ وہ اسے جواب دیتا مریم باباجان کا عندیہ لے کر چلی آئی۔

بھائی،بھابی آپ دونوں کو باباجان بلارہے ہیں۔نیچے ہال میں بابا،امی،فراز بھائی سب موجود تھے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

جی باباجان؟؟۔زیاد انکے ساتھ والے صوفے پہ بیٹھ گیا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بیٹا ہم لوگ سوچ رہے ہیں کہ تمہارا ولیمہ کردیا جائے۔ابھی صرف چند لوگوں کو پتہ ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ ولیمہ کروں اور سب دوستوں اور رشتہ داروں کو دعوت دوں۔تمہارا کیا خیال ہے۔انہوں نے زیاد کی رائے معلوم کی۔

CLASSIC URDU MATERIAL

جی جیسے آپ چاہیں بابا جان۔اس نے احترام سے کہا۔

ٹھیک ہے پھر تم سب نے جن جن دوستوں کو بلانا ہے۔سب کی لسٹ بنالو۔اسی ہفتے تم لوگوں کا ولیمہ ہوگا۔بابا کہہ کر مردانے میں آئے مہمانوں کی طرف چلے گئے۔

ہائے امی!!واؤ ہمارے گھر کی پہلی شادی ہے کتنا مزہ آئیگا۔ہم نے ڈھولک بھی رکھنی ہے۔مریم خوشی کے مارے اچھل پڑی تھی۔

اپنے بابا سے پوچھ لیناوہ ہر گز نہیں مانیں گے ان فضول چیزوں کے لیے۔امی نے کہا

لو جی۔۔یہ کیا بات ہوئی؟پہلی خوشی ہے ہمارے گھر کی۔۔کتنے ارمان تھے میرے دل میں۔مریم نے اداسی سے کہا۔

تو وہ تو تم اب بھی پورے کر سکتی ہو۔گانا ہی گانا ہے نا ادھر کرو یہ ٹیبل۔فراز نے پیچھے پڑی تپائی کی طرف اشارہ کیا۔

فراز خود ہی ٹیبل بجانے لگا چلو بھی شروع کرو۔

آہم۔۔۔۔آہم!مریم نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

چیٹا ککڑ بنیرے تے

کالے دوپٹے والیے منڈا عاشق تیرے تے

مریم نے تان لگائی۔اک زوردار قہقہہ پڑا۔ہنال جوامی کے ساتھ لگ کر بیٹھی تھی اک دم پزل ہو گئی۔

ارے یہ کاسنی دوپٹے سے کالا دوپٹہ کیسے ہو گیا۔عاشی نے شرارت سے کالے دوپٹے میں لپٹی ہنال کو دیکھا۔

بس ہمارے بچے کو کالے دوپٹے کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آیا۔فراز نے زیاد کی طرف دیکھ کر آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

بس کردو یار۔۔تم لوگ تو پیچھے ہی پڑ گئے ہو۔زیاد نے ہنستے ہوئے کہا

امی انکی شرارتوں پہ ہنس رہی تھیں۔چپ کرو سب دیکھو کیا حالت کر دی ہے میری بیٹی کی۔امی نے ہنال کو بازو کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

اور زیاد بھائی آج سے بھابی کا پردہ ہے آپ سے۔عائشہ نے کہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کس خوشی میں؟ یہ کیا بات ہوئی۔ کوئی پردہ وردہ نہیں ہے۔ زیاد نے فوراً انکار کیا

ایسے کیسے نہیں ہے۔ ہماری روایت ہے یہ کہ شادی سے پہلے دولہا دلہن کا پردہ ہوتا ہے۔ مریم نے بھی فوراً عائشہ کی سائڈ لی

ہاں تو ہماری شادی تو ہو چکی ہے۔۔ زیاد نے کہا

اف! اف! بچے کی بے تابیاں چیک کرو۔ فراز نے بھی لقمہ دیا۔

زیاد اک دم ہنس پڑا۔

بھائی آپ چپ کر جائیں جب آپکی ہو گی ناتب پوچھوں گا میں۔ زیاد نے بھی فوراً کہا

اللہ تمہاری زبان مبارک کرے وہ وقت جلد سے جلد آئے۔ فراز نے خود ہی آمین کہہ کر منہ پر ہاتھ پھیرا۔ ہنال سمیت سب ہنس پڑے۔

چلو ہنال ابھی سے تمہارا پردہ شروع۔ عائشہ نے ہنال کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔

دیکھو عاشی تم اچھا نہیں کر رہی۔ زیاد نے مسکراہٹ دبا کر کہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آپ بس ہمارا نیگ تیار رکھیں ذرا تگڑے والا۔ ولیمہ پہ لینا ہے ہم نے۔ عائشہ نے جاتے ہوئے کہا

ہاں بابا کو کہوں گا ولیمہ جمعرات کو رکھیں۔ لوگ اسی دن زیادہ پیسے مانگتے ہیں۔ زیاد نے بھی فوراً اس پہ چوٹ کی۔

امی دیکھیں۔۔۔۔۔عائشہ یک دم چیخی۔

بس کرو تم سب بہت ہو گیا۔ عائشہ مریم تم لوگ بھی جلدی کرو۔ بناؤ اپنی لسٹ کل شاپنگ پہ چلیں گے۔ وہ سب فوراً امی کے حکم کی تعمیل کے لیے اٹھ گئیں۔

---

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عاشی تم سب کے لیے ایک گڈ نیوز ہے۔ رات کو فراز نے انکے کمرے میں آ کر کہا۔

کیا؟

بابا نے مہندی کے فنکشن کی اجازت دے دی ہے بٹ فنکشن صرف گھر کی چار دیواری میں ہی ہو گا۔ فراز نے اسے اطلاع دی۔

اوہ یس !! تھینک یو بھائی تھینک یو سو مچ۔اف مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا۔ہائے اللہ کتنا مزہ آئیگا۔

اس نے خوشی سے پاگل ہوتے ہوئے کہا

روز بازار کے چکر لگ رہے تھے۔فراز اور زیاد گھن چکر بنے ہوئے تھے۔

اب بس بھی کرو اور کتنی شاپنگ رہتی ہے تم لوگوں کی۔فراز نے آج پھر عاشی کو تیار دیکھ کر سر پکڑ لیا

نہیں نہیں بس آج لاسٹ چکر ہے۔کل تو مہندی ہے نا بس آج لاسٹ۔وہ منہ بناتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا۔

ہر چیز امی نے ہنال کی پسند کی لی۔کب کسی نے اسکی پسند کو اتنا سراہا تھا۔یہ مان، محبت اور خلوص تو اسے یہاں آکر ملا تھا۔محبت کرنیوالا شوہر، سر آنکھوں پہ بٹھانے والا سسرال وہ واقعی دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

زیاد کسی کام سے لاہور گیا تھا اور مہندی سے کچھ دیر پہلے اس کی واپسی تھی۔ سب رشتہ دار آ رہے تھے۔ ناہید آپا جو دو دن پہلے ہی آئیں تھیں ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھیں۔ ہنال کو وہ امی کا عکس لگی تھیں اتنی ہی کیئرنگ اور لونگ۔

سب لوگ مہندی کے فنکشن کے لیے تیار ہو رہے تھے۔ زیاد واپس آ چکا تھا۔ پورے ہال کو ڈیکوریٹ کیا گیا۔ ساری ینگ پارٹی اک عرصے بعد اکٹھی ہو رہی تھی۔ گھر کی پہلی شادی تھی اسی لیے بابا نے مہندی کے فنکشن کی اجازت دی تھی۔

چلو چلو جلدی کرو۔ سب لوگ نیچے پہنچ گئے ہیں بس دلہن رہ گئی ہے۔ چلو جلدی نیچے۔ مریم نے آتے ہی شور مچا دیا۔

مہندی کا ہلکے کام والا سوٹ پہنے اور ہلکے سے میک اپ میں ہنال پہ ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔ عائشہ نے اسکا گھونگھٹ نکال دیا۔

بس اب ٹھیک ہے۔

وہ دونوں اسے لے کر احتیاط سے نیچے اتر رہی تھیں جب ساؤنڈ سسٹم پہ گانا پلے ہوا۔

آئی مہندی کی یہ رات

Do not copy or distribute without permission of the author

لائے سپنوں کی بارات

سجنیا ساجن کے ہے ساتھ

گوری کر تو سنگھار

گوری کر تو سنگھار

زیاد کی نظر بے اختیار سیڑھیوں کی جانب اٹھی تھی۔ گرین اور یلو کمبینیشن کے سوٹ میں گھونگھٹ نکالے وہ دونوں نندوں کے گھیرے میں نیچے اتر رہی تھی۔

بس کر دے ادھر ہی آنا ہے اس نے۔۔ فراز نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

اسکی بات پہ وہ مسکرا کر باقی لوگوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

عاشی میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ ہنال کو صوفے پہ بٹھاتی عاشی بے اختیار ہنس پڑی۔

بس کل کا دن اور نیگ ذرا اچھا ہونا چاہیے ورنہ پردہ ختم نہیں ہونے دینا میں نے۔ اس نے زیاد کو دھمکی دی۔ پورے اک ہفتے سے اس نے ہنال کا پردہ کروایا ہوا تھا۔

ہنال حد سے بھی زیادہ کنفیوز ہو رہی تھی۔ ہر کسی کی توجہ ان دونوں پر تھی۔ بڑوں کے رسم کرنے کے بعد ساری ینگ پارٹی نے ہلہ گلہ شروع کر دیا۔ سب کی فرمائش تھی کہ زیاد کچھ سنائے۔

جب اس نے گانا شروع کیا تو ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ پر اثر آواز اور خوبصورت لہجے نے سب کو اس کی طرف متوجہ کیا تھا۔ اس نے اک نظر ساتھ بیٹھی ہنال کو دیکھا۔

جے تو انکھیاں دے سامنے نہیں رہنا

تے بیبا ساڈا دل موڑ دے۔

اساں نت دا وچھوڑا نیو سہنا تے بیبا ساڈا دل موڑ دے

انج دور دورہ کے نیو چٹ لگنا

اساں دید بنا نہیں کج ہور منگنا

ساڈے کول جے نہیں کڑی پل بہنا تے بیبا ساڈا دل موڑ دے

جے تو انکھیاں دے سامنے نہیں رہنا

تے بیبا ساڈا دل موڑ دے۔

تینوں چاہی دے نے دل والے بھید کھولنے

آساں تیرے نال کئی دکھ سکھ پھولنے

اے وی نکا جیا منا نہیں کہنا تے بیبا ساڈا دل موڑ دے

جے تو انکھیاں دے سامنے نہیں رہنا

تے بیبا ساڈا دل موڑ دے۔

ہنال سانس روکے اسے سن رہی تھی

اوئے ہوئے۔زبردست۔ویری گڈ۔ہر طرف سے تالیوں کی آواز آرہی تھی۔

او بھائی صرف اک ہفتے کے لیے ان بیچاریوں نے کہا ہے تو تو دکھ درد ہی کھول کر بیٹھ

گیا۔فراز نے شرارت سے اسے کہا

اسکی بات پہ زیاد اپنا قہقہہ نہ روک سکا۔

مریم پلیز اٹھو چلیں۔ مجھ سے اور بیٹھا نہیں جا رہا۔ اسکے پسینے چھوٹ رہے تھے۔ اس نے آہستگی سے مریم کو کہا۔

آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔ زیاد نے فوراً ہنال سے پوچھا۔

جی نہیں انہوں نے مجھ سے کچھ کہا ہے۔ آپ کام کریں اپنا۔

مریم فوراً در میان میں کودی۔

وہ خفا نظروں سے مریم کو دیکھتے ہوئے فراز کی طرف متوجہ ہو گیا۔

اگلے دن جب وہ تیار ہو کر پارلر سے واپس آئی تو معظم اور عرش کو سامنے بیٹھا دیکھ کر اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

بابا!! وہ بے اختیار انکی جانب بڑھی۔ بابا نے اسے خود سے لپٹا کر پیار کیا

ماشااللہ بہت اچھی لگ رہی ہو۔ اللہ تمہیں اسی طرح خوش رکھے۔ معظم نے اسکا ماتھا چوما۔

بہت بہت مبارک ہو آپی۔ بابا کے بعد وہ عرش سے ملی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

یہی تو وہ بے غرض انسان تھا جو اس گھر میں ہنال کے قریب تھا۔ بے شک وہ بہت خوش تھی لیکن جو اطمینان بابا اور عرش کو دیکھ کر اس کے دل میں اترا تھا۔ اسکا وہ اندازہ نہیں لگا سکتی تھی۔

سب کچھ پرفیکٹ تھا۔

وہ زیاد کے ہمراہ سٹیج پر بیٹھی تھی۔ عاشی اور مریم نے بھاری نیگ لینے کے بعد اس کا گھونگھٹ ہٹایا تھا۔ فوٹو سیشن سٹارٹ تھا۔

سامنے معظم باباجان سے باتیں کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔ عرش کیمرہ لیے ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ اس نے تشکر سے آسمان کی جانب دیکھا بے شک اللہ نے اسے اسکی اوقات سے بڑھ کر نوازا تھا۔ اس نے مصیبت میں بھی اللہ سے شکوہ نہیں کیا تھا اور اب خوشیوں میں تو شکر اس پہ واجب تھا۔

زیاد مسکراتے ہوئے اس کی جانب جھک کر کچھ کہہ رہا تھا وہ منہ پہ ہاتھ رکھے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھی۔ اک اور خوبصورت منظر عرش کے کیمرے نے مقید کر لیا۔

..........................THE END.........................

Do not copy or distribute without permission of the author
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/